زندگی میں غم کیوں؟

مصائب کیوں؟-علاج کیا؟

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

خطیب مسجد عالمگیری، شانتی نگر، حیدرآباد

خلیفہ

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

محترم جناب خداداد خان صاحب، منیجنگ ڈائرکٹر

پوسٹ بکس 12216، دبئ، یواے ای۔فون: 332031-40

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب	:	زندگی میں غم کیوں؟ مصائب کیوں؟ علاج کیا؟
مرتب	:	حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم خلیفہ وجانشین عارف باللہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ
بارِسوم	:	جولائی ۲۰۰۳ء م جمادی الاول ۱۴۲۴ھ
صفحات	:	۴۸
تعداد	:	ایک ہزار
کتابت	:	شکیل کمپوزنگ سنٹر متصل مسجد رضیہ، جدید ملک پیٹ، حیدرآباد
طباعت	:	عائش آفسیٹ پرنٹرس، فون: 56522921
قیمت	:	بیس روپے۔ -/Rs. 20
بہ اہتمام	:	محترم جناب خداداد خان صاحب، مینجنگ ڈائرکٹر پوسٹ بکس 12216، دبئ، یواے ای۔فون: 40-332031

ملنے کے پتے

- مکتبہ فیض ابرار، متصل جامعہ اشرف العلوم، اکبر باغ، حیدرآباد۔ ۳۶
- مسجد عالمگیری، شانتی نگر، نزد آئی ٹی آئی، ملے پلی، حیدرآباد۔
- بمکان حضرت شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم
  نواب صاحب کنٹہ، حیدرآباد۔ ۵۳ فون: 24474680

فہرست

۱	مصیبت کیا ہے؟ مصیبت دے کر اللہ کیا چاہتا ہے؟ اس میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟	۶
۲	آزمائش کی چند شکلیں، حکمت مصیبت؟	۷
۳	مصیبت اثر معصیت، بندے کی چاہت اور حق کی حکمت، مرض ذریعہ نجات	۸
۴	اللہ کے خاص بندوں کے ارشادات	۹
۵	حد سے زیادہ غم کا حکم اور علاج، کسی چیز کے جانے پر نعم البدل ملنے کا یقین......	۱۰
۶	صبر کا امر و ذکر قرآنی سورتوں میں	۱۲
۷	صبر کے بارے میں ارشاداتِ اولیاء، صبر کا بے بدل بدل، صبر کے اقسام اور اس کے احکام	۱۳
۸	مقام صبر کا ترجیحی سبب، حکم صبر اور جزائے صبر	۱۶
۹	اپنا حق نہ ملے تو کیا کریں؟ علامت محبوبیت الٰہیہ، مصیبت ذریعہ مغفرت	۱۷
۱۰	صابر کیلئے فضل الٰہی، آنکھیں جاتی رہنے پر، کسی عارضہ پر صبر، دنیا میں سزا......	۱۸
۱۱	صبر ایمان کی اہم علامت، حق پر جمے رہنے کا مشہور واقعہ	۱۹
۱۲	صبر کا حکمت کا واقعہ، ایک صبر کرنے والی عورت کا غیر معمولی واقعہ	۲۲
۱۳	مصیبت کے آسان ہونے کا ایک خاص طریقہ	۲۳
۱۴	مصیبتوں کے تین درجات، کفارۂ سیئات کی مثال	۲۴
۱۵	رنج وغم سے چھٹکارے کی فکری و عملی تدابیر	۲۵
۱۶	اسم اعظم اور قبولیت دعا	۲۶
۱۷	اللہ کے ناموں کے بارے میں	۲۷
۱۸	نماز استخارہ اور خصوصی دعا	۲۸
۱۹	نمازِ حاجت اور توسل سے دعا	۲۹
۲۰	مصیبتوں اور غموں میں، آفت سے حفاظت، کاموں میں کفالت کیلئے دعائیں	۳۰
۲۱	آسیب وسحر اور دیگر اثرات کے دفعیہ کیلئے ایک اہم عمل	۳۰
۲۲	جادو کئے گئے اور مایوس العلاج مریض کیلئے خصوصی عمل، بخار کے مریض کیلئے	۳۱
۲۳	بچوں کی حفاظت کیلئے، آفات، امراض اور بلاؤں کے دفعیہ کیلئے	۳۱
۲۴	تنگی اور غموں سے نجات کیلئے، ہدایت حضرت بخاریؒ، دانتوں کے درد کیلئے عمل	۳۲
۲۵	عملیات اور تعویذات میں محدث دکنؒ کی ہدایت، سید الاستغفار	۳۳
۲۶	استغفار کی آسان ترین دعا، جن، آسیب اور جادو کے اثرات کا دفعیہ	۳۴
۲۷	وسوسوں کا علاج	۳۵
۲۸	جنات اور شیاطین کا خوف ہو تو یہ پڑھیں، ایک جامع دعا	۳۶
۲۹	غموں سے دوری، قرضوں کی ادائی کیلئے، حاجات وضروریات کی تکمیل وحصول رحمت	۳۷
۳۰	حفاظت وشہادت، دنیوی اور اخروی غموں سے نجات، ۷۰ سے زائد فائدوں والا وظیفہ	۳۸
۳۱	کسی مصیبت ورنج میں گرفتاری پر، آپسی الفت، ظاہری وباطنی احوال کی درستگی	۳۹
۳۲	قرض میں گرفتار شخص کیا دعا مانگے؟	۴۰
۳۳	دعا بوقت عیادت مریض، بوقت عیادت حضورؐ کی تلقین کردہ دعا، خصوصی شعور اور دعا	۴۲
۳۴	مضمون کا دوسرا سنگین اور نازک پہلو، پہلی مصیبت، روایت ابن عباسؓ	۴۴
۳۵	دوسری مصیبت	۴۵
۳۶	تیسری مصیبت	۴۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

انسانی طبیعت کسی ناگوار چیز کو دیکھنا پسند نہیں کرتی اور کوئی بھی شخص اپنے کو رنج وغم اور تکلیف دہ حالات میں دیکھنا نہیں چاہتا، لیکن اس کے باوجود روزمرہ کے مشاہدات اور تجربات اس بات پر شاہد ہیں کہ ہر شخص کی زندگی میں خوشی اور غم اور راحت ومصیبت دونوں طرح کے حالات آتے ہیں، اچھے حالات میں تو کوئی الجھن نہیں محسوس کرتا لیکن مصیبتوں والے حالات میں آدمی الجھن کا شکار ہوجاتا ہے اور وہ مشکلات بھی ایک دو نہیں بے شمار پیش آتی ہیں، کوئی امراض جسمانی کا شکوہ کرتا ہے کوئی سحر سے پریشان رہتا ہے، کوئی وساوس روحانی سے متاثر نظر آتا ہے، کوئی شیطانی اور آسیبی اثرات کا رونا روتا ہے اور مختلف امراض جسمانی اور اثرات شیطانی کے ایسے حالات سننے اور دیکھنے میں آتے ہیں کہ اللہ کی پناہ!

دوسری طرف ان الجھنوں کا مداوا کرنے ظاہری اور باطنی معالجین کے پاس لوگ رجوع ہوتے ہیں اور جسمانی اور روحانی ڈاکٹرس کی تدبیریں بھی بیکار جاتی ہیں (الا ماشاء اللہ) اور بے شمار لوگ جھوٹے عاملوں کے چکر میں ایسا پھنستے ہیں کہ جانی اور مالی آفتوں کا شکار ہوجاتے ہیں اور

''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی''

کے مصداق ہر تدبیر ناکام ہوجاتی ہے، ان پریشان کن حالات میں ہر شخص یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ ایسے وقت ہمیں کیا کرنا چاہئے اور باوجود اختیار تدابیر کے اگر کام نہ بنتے ہوں تو ایک مسلمان کو کیا شعور رکھنا اور کیسی دعائیں مانگنی چاہئیں۔

عام طور پر سطحی ذہن رکھنے والوں کو اور بسا اوقات اچھے خاصے سمجھدار لوگوں کو یہ شبہ پیش آتا ہے کہ ایماندار، نمازی، روزہ دار، حاجی اور نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں پر مصیبت کیوں آتی ہے؟ ہاں اگر کسی خدا کے باغی اور نافرمان انسانوں پر مصائب آئیں تو نہ تعجب کی بات ہے نہ عقل سے بعید؟ مگر اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے وہ لوگ جو زمین پر خدا کے باغی اور فسادی کی حیثیت سے جیتے ہیں ان کیلئے ترقی کے راستے کشادہ معلوم ہوتے ہیں، اس کے برخلاف حق پسند اور حق پرست بلکہ اللہ کے خاص بندے مصائب کا شکار اور مشکلات میں گرفتار نظر آتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ اس میں شرعی کیا مصلحت ہوتی ہے اور وجدانی طور پر کیا حکمت کارفرما ہوتی ہے؟

بات دراصل یہ ہیکہ ہم نے یہ سمجھنے کی کوشش نہیں کی کہ نعمت ومصیبت کی حقیقت کیا ہے؟ اور

یہ نعمتیں اور مصیبتیں کس کی طرف سے آتی ہیں، اگر جانتے ہوتے تو زبان و دل معترض نہ ہوتے بلکہ ان حقائق کے معترف ہوتے جنکی طرف اگلے صفحات میں وضاحت کی جارہی ہے، اور اس قسم کے شبہات کا ازالہ اسوقت تو بالکل ہوجانا چاہئے، جب یہ معلوم ہوجائے کہ قرآن وحدیث میں بہت ہی وضاحت وصراحت کے ساتھ صاحب ایمان انسانوں اور مسلمانوں کومختلف آزمائشوں میں ڈالنے اور مصائب دیکر آزمانے کا فیصلہ سنایا گیا ہے، اتنا ہی نہیں بلکہ ان مصائب پر صبر اور پھر اس صبر کا اجراتنی تفصیلات کیساتھ موجود ہے کہ اس کیلئے ایک ضخیم دفتر چاہئے۔ بہر کیف جن کی نظر حقیقت پر ہوتی ہے وہ نہ تو نعمتوں پر مغرور ہوتے ہیں نہ مصائب میں رنجور بلکہ ان کے دل مطمئن اور مسرور ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہیں جن کے ہاتھ میں ساری کائنات کی باگ ڈور ہے۔

مصیبت میں بشر کے جوہر مردانہ کھلتے ہیں مبارک بزدلوں کو گردش قسمت سے ڈر جانا

ساتھ ہی ساتھ ابتداء ہی میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ کتاب چھوٹی سی ہونے کے باوجود ہم اس میں چار خصوصی اجزاء کا ذکر کررہے ہیں۔

(۱) ایک تو یہ کہ مصیبت کیا ہے؟ کیوں آتی ہے؟ اس میں شرعی، عقلی حکمتیں کیا ہیں؟

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ مصیبت میں قرآنی حکم کیا ہے اور اس حکم کی تعمیل پر اللہ رب العزت کیا جزاء عطا فرماتے ہیں، یعنی صبر اور اجر کی کیا تفصیلات ہیں۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ کہ ان پریشان کن حالات میں ہمیں کس قسم کی دعائیں پڑھنی چاہئیں، یوں تو دعائیں بہت ہیں اور ہر بات، ہر کام کے ضمن میں دعائیں مذکور اور منقول ہیں مگر ہم یہاں اس کتابچہ میں ان تمام دعاؤں کا احاطہ نہیں کرسکتے، انتہائی شدید اور اہم ضرورت کے تحت چند دعاؤں پر اکتفا کیا جارہا ہے، جن حضرات کو شب وروز کی دعاؤں کی تفصیلات مطلوب ہیں وہ کتاب ''حصن حصین'' کا مطالعہ کریں اور قرآن وحدیث کے تحت جامع دعاؤں کے طور پر بلکہ ایک ہفتہ کے ساتوں دنوں میں تقسیم کیساتھ یومیہ دعاؤں کیلئے حضرت حکیم الامتؒ کی کتاب مناجات مقبول بھی بہترین کتاب ہے۔ اور آخر میں عالمی سطح پر آنے والے مصائب قرآن وحدیث کی روشنی میں مختصر اور اجمالی پیرایہ میں ذکر کردیئے گئے ہیں کہ اصل امراض کیا ہیں، ان کی علّتیں کیا ہیں اور انکو دور کرنیکا اصل علاج کیا ہے۔

اللہ رب العزت اپنا خصوصی فضل فرما کر ہمیں آفات ارضی وسماوی سے محفوظ رکھے اور جسمانی اور روحانی امراض سے شفا عطا فرمائے اور سعادت دارین اور عافیت دارین نصیب فرمائے۔

شاہ محمد کمال الرحمٰن
خطیب مسجد عالمگیری شانتی نگر
حیدرآباد، آندھراپردیش (انڈیا)

مصیبت کیا ہے؟

مصیبت نام ہے ہر اس تکلیف کا جو انسان کو پہنچے، اس کے نفس کو یا اس کے مال کو، اس کے اہل وعیال کو چاہے وہ ناگوار بات تھوڑی ہو یا زیادہ یہاں تک کہ کانٹا چبھ جانا، مچھر کاٹنا، جوتے کا تسمہ ٹوٹنا، چراغ بجھ جانا وغیرہ، اس طرح کی چیزوں کے پیش آنے کو مصیبت، افتاد، تکلیف، ابتلا اور آفت وغیرہ کہا جاتا ہے اور ان مصائب کے آنے کے نتیجہ میں آدمی جو اثرات قبول کرتا ہے اسے درد وغم، رنج والم جیسے ناموں سے تعبیر کیا جاتا ہے، مجموعی طور پر ابتلاء کی دو خصوصی شکلیں ہیں۔

یوں تو مصیبتیں ڈالنے کیلئے اللہ رب العزت جس چیز کو چاہیں ذریعہ بنائیں مگر خاص طور دو طریقوں سے مصیبتوں میں مبتلاء کرتے ہیں۔

(۱) چیزیں دیکر مصیبت میں ڈالتے ہیں۔

(۲) چیزیں چھین کر مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں۔

مصیبت دے کر اللہ کیا چاہتے ہیں

بندے پر جو حالات آتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے آتے ہیں اور بندے کی تربیت کیلئے آتے ہیں اور وہ حالات طبیعت کے تو خلاف ہوتے ہیں مگر تربیت کے خلاف نہیں ہوتے اور منشاء حق یہ ہوتا ہے کہ بندہ اپنے اور مولیٰ کے درمیان تعلق کو ٹھیک کرلے، دنیا کے کسی عہدیدار اور منصب دار کے سامنے ذلیل ہو کر ہاتھ جوڑنے کی بجائے خدا کے سامنے نادم ہو کر توبہ واستغفار کرے اور اللہ سے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل سے نجات عطا فرماتے ہیں۔

الغرض جو بھی مصائب آتے ہیں اس میں صبر کا حکم ہے اور صبر کا اجر بھی، بہت زیادہ ہے جس کی کچھ تفصیل آپ پڑھ رہے ہیں۔

مصیبت کیا ہے اس میں ہمیں کیا کرنا چاہئے

بعض چیزیں انسان کو پسند اور بعض چیزیں ناپسند ہوتی ہیں، اسی طرح بعض حالات

سے انسان خوش اور بعض سے ناراض ہوتا ہے......تو وہ حالات و کیفیات جو طبیعت کے موافق نہیں ہوتیں اور اپنی طبیعت پر گراں گذرتی ہیں مصیبت شمار کی جاتی ہے، ایسے حالات میں یہ احکام پر ثابت قدم رہنا پیش آمدہ واقعات و حالات میں خدا کی مصلحت جاننا اور اللہ کے کئے ہوئے فیصلہ پر راضی رہنا اور مصیبت کو سہارنا اور عقلی اور قلبی طور پر پریشان نہ ہونا صبر کہلاتا ہے، اس میں اہل علم نے کہا کہ دکھ درد اس عالم کا اقتضا ہے۔

دوسرے یہ کہ وہ عارضی ہے، قربان جایئے اس پروردگر عالم کے جو عارضی تکالیف کو ابدی راحت کا ذریعہ بنا دیتے ہیں، حکیم الامتؒ نے فرمایا، نفس دین کے کاموں سے گھبراتا ہے اور بھاگتا ہے یا گناہ کے کاموں کا تقاضا کرتا ہے جیسے نماز روزے سے جی چراتا ہے یا حرام کو چھوڑنے سے جی چراتا ہے یا کسی کا حق دینے سے ہچکچاتا ہے، ایسے وقت ہمت کر کے دین کے کام کو بجالائے اور گناہ سے رکے۔

آزمائش کی چند شکلیں

اور ہم تمہارا امتحان کریں گے، کسی قدر خوف سے جو دشمنوں کے ہجوم یا حوادث کے نزول سے پیش آئے اور کسی قدر فقر و فاقہ سے اور کسی قدر مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے مثلاً مویشی مر گئے یا کوئی شخص مر گیا یا بیمار ہو گیا یا پھل اور کھیتی کی پیداوار تلف ہو گئی تو آپ ان موقعوں پر صبر کرنے والوں کو بشارت سنادو (بقرہ)۔

حکمت مصیبت؟

اتنا تو سب کو معلوم ہے کہ کوئی بھی اپنے محبوب کو کسی تکلیف میں مبتلا نہیں کرتا جب تک اس تکلیف میں اس کیلئے انتہائی خیر اور بھلائی نہ ہو، دیکھئے! اولاد کے معاملہ میں اپنے سلوک پر غور کرو ان کو قید و بند میں رکھتے ہیں، ضرورتاً زجر و توبیخ بھی کرتے ہیں، مدرسہ کو وقت پر جانے کی پابندی لگاتے ہیں، سزا بھی دیتے ہیں تو کیا یہ سب کچھ محبت کے تقاضے میں نہیں؟

والدین کے پیش نظر اولاد کی آئندہ زندگی ہوتی ہے، لڑکپن کی زندگی میں جو سختیاں ان پر کی جاتی ہیں اس کا تو یہی منشاء ہوتا ہے کہ اولاد کی آئندہ زندگی راحت و آرام سے گذرے لہٰذا خوب سمجھ لیجئے کہ خالق اپنی مخلوق کا خیر خواہ ہوتا ہے مالک اپنے مملوک کا بہی خواہ ہوتا ہے، بدخواہ نہیں۔ رب کی تمام تر توجہ مربوب کی فلاح و بہبود کیلئے ہوتی ہے، حق تعالیٰ کا بھی یہی منشاء ہے

کہ ہماری آخرت کی زندگی جو اصلی ہے، حقیقی ہے، ابدی ہے وہ بہتر سے بہتر رہے، بموجب ایک صاحب قلم کے کہ قلب کی گہرائیوں میں جو چور چھپے رہتے ہیں ہم ان کو نہیں جانتے وہ علیم بذات الصدور ہیں وہ اپنے محبوب بندے کا گندگیوں میں رہنا پسند نہیں فرماتے، تاکہ جب یہ بندہ اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو اور ان کے پاس واپس ہو تو ظلمتوں کا شائبہ بھی نہ رہے اور ایسے بندے کیلئے سعادت و عافیت کا فیصلہ سنایا جائے اور جنت اور اس کی نعمتوں میں ابدی نور و سرور کے محل میں داخل کر دیا جائے۔

مصیبت اثر معصیت

مَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ (پ۲۵) جو کچھ تم کو مصیبتیں آتی ہیں، وہ اکثر تمہارے معاصی کے سبب آتی ہیں اور اکثر خطاؤں کو تو وہ اپنے کرم سے معاف ہی فرما دیتے ہیں۔

بندے کی چاہت اور حق کی حکمت

ان العبدو اذا سبقت له من الله منزلة فلم يبلغه بعمله ابتلاه الله في جسده اوفي ماله او في ولده ثم صبر على ذالک حتى، يبلغه المنزلة التي سبقت له من الله عزوجل (ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جب کسی بندے کیلئے اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی درجہ مقرر ہو چکا ہوتا ہے اور بندہ اس درجہ کو اپنے عمل سے نہیں پا سکتا تو حق تعالیٰ اس کو اس کے بدن میں یا اس کے مال میں یا اس کے بچوں میں کوئی تکلیف بھیج دیتا ہے، اور صبر کی توفیق دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی رحمت سے پہنچا دیتا ہے، اس کو اس کے درجے پر جو اس کو اللہ کی طرف سے مقدر ہو چکا ہے۔

بلائیں تیر اور فلک کمان ہے چلانے والا شہ شہاں ہے
اسی کے زیر قدم اماں ہے بس اور کوئی مفر نہیں ہے

مرض ذریعہ نجات

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی عیادت کی، صحابیؓ نے کہا یا رسول اللہ سات دنوں سے نیند نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سَاعَات

اَلْاَمْرَاض یذْھبنَ سَاعَاتِ الْخَطَایَا یعنی بیماری کی گھڑیاں خطاؤں کو دور کر دیتی ہیں۔

اللہ کے خاص بندوں کے ارشادات

- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد: ہم نے بہترین اور اعلیٰ درجات والی زندگی صبر سے حاصل کی۔
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد: صبر کا مرتبہ جسم میں بمنزلہ سر ہے
- ارشاد حضرت حسن رضی اللہ عنہ: صبر بھلائی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، جس کو اللہ اپنے خاص بندوں کو دیتے ہیں۔

ایک عارف کا عمل: وہ اپنے جیب میں ایک کاغذ رکھتے تھے، اس کو ہمیشہ نکالتے، دیکھتے پڑھتے، اس میں لکھا ہوا تھا، اصبر لحکم ربک فانک باعیننا صبر کیجئے اپنے رب کے حکم پر بلاشبہ آپ ہماری نگاہوں میں ہیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام کو صابر ہونیکی وجہ سے اللہ نے نعم العبد فرمایا ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ قرآنی حکم اِسْتَعِیْنُوا بِالصَّبْرِ یہ بتلا رہا ہے کہ جس نے صبر سے کام نہیں لیا تو اس کی مدد نہیں کی جاتی۔

آفتاب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے لفظوں میں فرمایا ہے کہ اعلم ان النصر مع الصبر جان لو بلاشبہ نصرت صبر کے ساتھ ہے، ایک مقام پر حق تعالیٰ نے ایک اہم جزائے صبر کی وضاحت کی ہے اور اس سے بڑھ کر کیا انعام ہوسکتا ہے کہ صبر کرنے والوں کیلئے نصرت و مدد کرنے انہیں محبوب بنانے اور ان کے ساتھ ہونے کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔

ارشاد حکیم الامت رحؒ: قدرتی طور پر غم میں حکمت اور نفع ہے اگر غم نہ ہوتو تمدن نہ ہو بیان اس کا یہ ہے کہ سائنس اور طب کا مسئلہ ہے کہ جس قوت کا استعمال ہوتا ہے، اس میں ترقی ہوتی رہتی ہے ورنہ قوت کم ہو جاتی ہے۔

پس اگر غم نہ ہوتو رحم دلی کا ہیجان کیسے ہوتا اور جب اس کا ہیجان نہ ہوتا تو اس کا مادہ جاتا رہتا اور بغیر رحم دلی کے تعاون نہیں ہوسکتا، اس لئے غم میں بڑی مصلحت ہے، کہ یہ محافظ ہے ترحم کا اور وہ محافظ ہے تعاون وتمدن کا اور غم میں اپنی ذات کے متعلق بھی مصلحت ہے، اس سے اخلاق درست ہوتے ہیں، غرض غم میں انفرادی، اجتماعی دونوں مصلحتیں ہیں اگر کسی کو غم اور فکر نہ ہو اور سارے بے فکر ہی ہوں تو کوئی کسی کا کام نہ کرے اور سارے تندرست ہی رہیں اور بیمار ہی نہ

ہوں تو ڈاکٹر، طبیب، عطار سب بیکار ہو جائیں، یہ تو دنیوی نفع ہے اور دین کا نفع یہ ہے کہ اگر کوئی غریب نہ ہو تو زکوۃ کس کو دو گے۔

پس اصل میں تو غم مفید چیز ہے مگر کس قدر؟ جس قدر حق تعالیٰ کا دیا ہوا ہے، یعنی طبعی ہے باقی آگے جو حواشی ہم نے بڑھا لئے ہیں وہ برے ہیں۔

حد سے زیادہ غم کا حکم اور علاج

حد سے زیادہ غم کرنا گناہ ہے، اور گناہ بھی بے لذت ہے اور علاج کرانا واجب ہے ماعندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جانے والا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے باقی ہے ایسے ہی غم کا علاج ہے۔

کسی چیز کے جانے پر نعم البدل ملنے کا یقین

اگر شئی مرغوب جاتے رہنے سے غم لاحق ہو مگر اس کے بدلے میں دوسری چیز کا پتہ ہم کو چل جائے اور اس کے ملنے کا یقین ہو جو اس مرغوب شئی سے ہزار ہا درجے بہتر بڑھی ہوئی ہو تو پہلی چیز کا غم نہیں ہونا چاہئے۔

ایک سادہ مثال

جیسے کسی کے ہاتھ میں ایک روپیہ ہو اور اس کو چھین کو کوئی سو روپے دیدے تو غم دور ہو جاتا ہے، نیز فرمایا کہ جب ان پر مصیبت پڑتی ہے تو وہ دل سے سمجھ کر یوں کہتے ہیں، ہم سب حقیقتاً اللہ ہی کی ملک ہیں اور مالک حقیقی کو اپنی ملک میں ہر طرح کے تصرف کا اختیار حاصل ہے، اس سے مملوک کا تنگ ہونا کیا معنی اور ہم سب دنیا سے اللہ کے پاس جانے والے ہیں، سو یہاں کے نقصانوں کا بدلہ وہاں مل جائے گا۔

تکلیف باعث خیر ہونے کی عقلی دلیل

جو تکلیف مومن کو آتی ہے اس کی صرف چار ہی شکلیں ہو سکتی ہے،۔

(۱) پہلی شکل یہ ہے کہ بندے کی تکلیف میں اللہ کا کوئی نفع ہو اور یہ محال ہے کہ حق تعالیٰ بندے کو تکلیف دے کر نفع حاصل فرمائیں کیوں کہ اس سے اللہ کا محتاج ہونا لازم آتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

(۲) دوسری شکل یہ ہے کہ حق تعالیٰ کا آدھا نفع ہو اور بندے کا آدھا نفع، یہ بھی محال ہے کیونکہ

اس صورت میں احتیاج کا ثبوت لازم آتا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ پاک ہیں۔

(۳) تیسری شکل یہ ہے کہ اس تکلیف میں نہ بندہ کا نفع ہو اور نہ اللہ کا نفع ہو یہ بھی محال ہے کیوں کہ حق تعالیٰ ایسا کام نہیں کرتے جو بے فائدہ ہو حق تعالیٰ لغو کام کرنے سے پاک ہیں۔

(۴) اب چوتھی شکل باقی رہ گئی ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی بھیجی ہوئی تکلیف میں صرف بندے ہی کا نفع ہو۔

ایک بار حضرت مفتی محمد حسن امرتسری حضرت حکیم الامت ؒ کی خدمت میں بغرض اصلاح آئے، گھر والوں کے پاس سے علالت کا خط آیا، جس سے مفتی صاحب بہت پریشان ہوگئے اور عرض کیا کہ حضرت گھر سے خط آیا ہے، بیٹی، بیوی، لڑکا اور کئی افراد بیمار ہیں، طبیعت پریشان ہے۔

ارشاد فرمایا مفتی صاحب! جب مومن کا اعتقاد مقدر پر ہے تو پھر اس پر مکدر ہونے کی کیا ضرورت ہے، ایک اور ملفوظ میں حضرت نے فرمایا کہ سالک کو اختیاری مجاہدے سے عجب بھی پیدا ہوسکتا ہے، لیکن مجاہدہ غیر اختیار یہ امراض و مصائب وغیرہ آجاتے ہیں، ان سے تو شکستگی پیدا ہوجاتی ہے، اسلئے مشائخ کا کہنا ہے کہ اختیاری مجاہدے سے زیادہ غیر اختیاری طور پر آنے والے مصائب میں زیادہ نفع ہے، البتہ ہم ضعیف ہیں، عافیت ہی طلب کرتے رہنا چاہئے۔

اب ہم یہ عرض کرنا چاہیں گے کہ جس طرح ہر موقع اور ہر حالت پر احکام قرآنی ہماری طرف متوجہ ہوتے ہیں، مثلاً گناہوں میں توبہ کا حکم، معاملات میں توکل علی اللہ کا حکم ضروریات میں دعاؤں کا حکم اور نعمتوں میں شکر کا حکم ہے اسی طرح مصائب میں قرآن صبر کا حکم دیتا ہے اور اس کا اجر بتلاتا ہے کہ جس کی قدرے تفصیل یہاں عرض ہے۔

صبر کا امر و ذکر قرآنی سورتوں میں:

مختلف پہلوؤں سے قرآن مجید کی حسب ذیل سورتوں میں صبر کا تذکرہ آیا ہے۔

(۱) شوریٰ	(۲) احقاف	(۳) رعد	(۴) نحل
(۵) ابراہیم	(۶) فرقان	(۷) انعام	(۸) اعراف
(۹) ہود	(۱۰) مومنون	(۱۱) قصص	(۱۲) عنکبوت
(۱۳) سجدہ	(۱۴) فصلت	(۱۵) حجرات	(۱۶) النساء
(۱۷) کہف	(۱۸) آل عمران	(۱۹) نساء	(۲۰) طور
(۲۱) یوسف	(۲۲) یونس	(۲۳) طہٰ	(۲۴) روم

(۲۵)لقمان	(۲۶)ص	(۲۷)غافر	(۲۸)ق
(۲۹)قلم	(۳۰)معارج	(۳۱)مزمل	(۳۲)مدثر
(۳۳)انفال	(۳۴)مریم	(۳۵)قمر	(۳۶)بلد
(۳۷)عصر	(۳۸)انبیاء	(۳۹)حج	(۴۰)احزاب
(۴۱)صافات	(۴۲)بقرہ	(۴۳)سبا	(۴۴)محمد

اور بعض مرتبہ ایک ہی سورت میں کئی کئی مرتبہ بھی صبر سے متعلق حکم یا اس کی افادیت، یا اس کی خصوصیات یا اس کی جزاء وغیرہ کا بیان ہے، اس سے ظاہر میں اس کی اہمیت اور انسان کے باطن میں اس کی حیثیت اور اصلاح احوال کیلئے اس کی ضرورت بہت واضح ہوتی ہے، علامہ ابن قیم جوزیؒ نے کہا کہ صبر کا مضمون تقریباً ۹۰ مقامات پر مذکور ہے۔

صبر کے بارے میں قرآنی اشارات

ماضی کے صیغوں کے ساتھ ۲۰ سے زائد مقامات پر اور مضارع کے صیغوں کے ساتھ تقریباً ایک درجن جگہوں پر صبر کا تذکرہ ہے اور صرف امر کے صیغوں کے ساتھ صبر کا حکم ۲۵ سے زائد مقامات پر دیا گیا ہے چند اشارے یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔

حکم حق کی اتباع میں صبر کا حکم ہے، محسنین کو احسان کا بدلہ دلانے صبر کا حکم ہے، غموں سے بچانے صبر کا حکم ہے، ذاکرین کے ساتھ خود بھی ذکر پر جم جانے صبر کا حکم ہے، مخالفین کی پرواہ کئے بغیر صلہ پر نظر رکھ کر صبر کرنے کا حکم ہے۔ بے یقین انسانوں کی کاوشوں سے مضمحل نہ ہونے اور خدائی وعدے کو مستحضر رکھنے صبر کا حکم ہے، اگلے انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں کو بتلا کر صبر وثبات سے کام لینے کا حکم ہے۔ الوالعزم پیمبرؑ کے احوال سنا کر صبر کا حکم دیا گیا ہے۔ محبوب خدا بننے کیلئے صبر کا حکم دیا گیا ہے، ایک جگہ میدان کارزار میں معرکہ کفار میں قدم پیچھے نہ ہٹانے کی تلقین کی گئی ہے، ایک مقام پر چاہتوں سے اعراض کرنے اور ان کے سبب آ پڑنے والی مصیبت پر صبر سے کام لینے کی ہدایت کی گئی ہے، کہیں صبر کو جمیل کہا گیا ہے کہیں ظاہری و باطنی نقصان سے بچنے صبر کی وصیت کی گئی ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کو نعم العبد (بہترین بندہ) صابر کی صفت کی بنیاد پر ہی کہا گیا ہے۔ کہیں صادق و متقی لوگوں کے اوصاف بتلاتے ہوئے صبر کی صفت خاص طور پر ذکر کی گئی ہے۔ کہیں ۲۰ صابر انسانوں کو ۲۰۰ آدمیوں پر غلبہ کی بات بتلائی

گئی ہے۔ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کی صفات میں خصوصیت سے صبر کا ذکر ملتا ہے۔

الغرض واقعات، قصص سے عبرت حاصل کرنے والے اور آیات سے کما حقہ استفادہ کرنے والے درحقیقت شکر و صبر کے جذبات سے معمور لوگ ہوتے ہیں۔ صبر کا ظاہری مطلب؟ زبان کو شکایت سے، اعضاء بدن کو چہرہ نوچنے اور کپڑے پھاڑنے سے روکنا صبر ہے۔

صبر کے بارے میں ارشاداتِ اولیاء

- حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ بغیر منہ بنائے کڑوے گھونٹ کا پینا صبر ہے۔
- حضرت ذوالنون مصریؒ کہتے ہیں کہ اپنے کو مخالفتوں سے دور رکھنا صبر کہلاتا ہے، عمر بن عثمان مکیؒ فرماتے ہیں کہ وہ ثبات مع اللہ ہے جس میں اللہ کی طرف سے آنے والی مصیبت خوشی سے برداشت کی جاتی ہے، حضرت خواصؒ فرماتے ہیں کہ کتاب و سنت کے احکام پر جمے رہنا صبر کی حقیقت ہے۔

غلط فہمی: بعض لوگ صبر کے بارے میں غلط فہمی میں بھی رہتے ہیں، وہ درد اذیت، آہ اف کرنا صبر کے منافی خیال کرتے ہیں، حالانکہ تکلیف کی شدت میں بے قرار ہونا فطری اور غیر اختیاری ہے۔

صبر کے اہم اجزاء: مصیبت کو من اللہ سمجھنا اس کا اظہار بطور شکایت نہ کرنا اور اپنے لئے اس کو خیر سمجھ کر گوارا کرلینا یہ صبر کے اجزاء ہیں۔

صبر کا بے بدل بدل

اس بات پر غور فرمائیے کہ اللہ نے صبر کرنے والوں کیلئے خصوصی جزاء کیا رکھی ہے فرماتے ہیں، اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ (البقرہ) ساتھ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ ہر طرح سے ان کی مدد کریں گے یا دفع مصائب کا سامان کریں گے یا بلاسبب مصیبت دفع فرمادیں گے۔ یا قوت برداشت عطا فرمادیں گے اور معیت علمیہ اور معیت ذاتیہ کے اعتبارات بلند و نازک بھی ہیں اور پر حقیقت بھی جو اہل اللہ، عارفین کاملین اور خواص امت کا حصہ ہیں۔

صبر کے اقسام اور اس کے احکام

حکمی نسبتوں کے اعتبار سے صبر کئی قسموں میں تقسیم ہو جاتا ہے اور بالخصوص ۵ قسموں میں اس کی تقسیم بہت واضح ہے۔ • صبر واجب • صبر مندوب • صبر حرام • صبر مکروہ • صبر مباح۔

● (ا) صبر واجب تین قسموں پر مشتمل ہوتا ہے (ا) حرام کاموں سے بچنا (۲) ادائی واجبات پر قائم رہنا (۳) غیر اختیاری آنے والی مصیبتوں میں جیسے فقیری مرض وغیرہ میں برداشت سے کام لینا۔

● صبر مندوب کیا ہے مکروہات سے دور رہنا، مستحبات کو اختیار کرنا، زیادتی کرنے والے کے مقابلے پر اسی طرح کا بدلہ لینا۔

● صبر ممنوع کیا ہے؟ کھانے پینے سے اتنا بچنا کہ موت واقع ہو جائے یا مجبوری کی حالت میں جبکہ حرام مباح ہو جاتا ہے، اس مخمصہ کی حالت میں نہ کھا کر موت کا شکار ہو جائے، اگر چہ یہ بحث کچھ تفصیل چاہتی ہے لیکن یہاں اختصار مطلوب ہے۔

● صبر مکروہ کیا ہے۔ کھانے اور پینے اور لباس اور بیوی سے ہمبستری سے اتنا پرہیز کہ بدنی ضرر ہو۔

● صبر مباح کیا ہے؟ وہ امور جن کا اختیار کرنا اور ترک کرنا دونوں مساوی ہوں

ایک علمی تعبیر یہ ہے کہ حرام کام کو اختیار کرنا اور اس پر صبر کرنا صبر حرام ہے اور مستحب امر پر قائم رہنا صبر مستحب ہے اور ترک مستحب صبر مکروہ ہے اور امر مکروہ کو چھوڑنا صبر مستحب ہے اور مکروہ کو اختیار کرنا صبر مکروہ ہے اور کسی امر مباح سے دور رہنا صبر مباح کہلاتا ہے۔

حقیقت صبر بیان فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ **حبس النفس علی ما تکرہ**۔ یعنی نا گوار بات پر آپے سے باہر نہ ہونا اور نفس کو روکنا، نا گواری کی اقسام پر شرعاً صبر کی تین اقسام ہیں۔ ● صبر علی العمل ● صبر فی العمل ● صبر عن العمل ...... پہلی قسم یہ ہے کہ نفس کو بھلائی کے کام پر جمائے جیسے نماز روزہ وغیرہ، دوسری قسم یہ ہے کہ عمل کے وقت نفس کو دوسری طرف التفات کرنے سے روکے اور مکمل متوجہ ہو کر یکسوئی اور طمانیت کے ساتھ کام بجالائے، جیسے نماز یاذکر و تلاوت وغیرہ میں دوسری طرف متوجہ نہ ہونا۔

تیسری قسم یہ ہے کہ اللہ نے جن باتوں سے روکا ہے اس سے رکے جیسے گناہوں سے نفس کو روکے وغیرہ۔

پھر صبر کی دو قسمیں ہیں۔ (ا) بدنی (۲) نفسانی، پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ (ا) بدنی اختیاری (۲) بدنی اضطراری (ا) نفسانی اختیاری (۲) نفسانی غیر اختیاری۔

(۱) صبر بدنی اختیاری جیسے اعمال شاقہ کا ارادۃ اختیار کرنا، جیسے پیدل چل کر مسجد جائے اور ثواب حاصل کرے۔

(۲) صبر بدنی غیر اختیاری جیسے بیماری زخم بدن، سردی، گرمی، مار کی تکلیف وغیرہ۔

(۳) نفسانی اختیاری۔ شریعت اور عقل جن چیزوں کو اچھا نہیں سمجھتے، ایسے افعال سے اپنے نفس کو اختیاراً بچانا۔

(۴) نفسانی اضطراری جیسے نفس کو اسکی پسندیدہ چیزوں سے روکنا جب کوئی رکاوٹ غیر ارادی آجائے۔

ایک سوال: صبر پر جو ثواب کا وعدہ ہے کہ وہ کس صورت میں ہے یعنی کوئی شخص کسی شخص سے انتقام لینے یا تکلیف دور کرنے پر قادر ہو اور نہ کرے بلکہ صبر کرے تب اجر ملے گا یا اگر قدرت ہی نہ رکھتا ہو تو پھر صبر کرے اس پر اجر ملے گا؟

جواب: یہ ہے کہ بے صبری کی کئی صورتیں ہیں۔

(۱) انتقام بالمثل لینا، اس کا ترک کرنا صبر ہے، یہ قدرت کے ساتھ مشروط ہے۔

(۲) زبان سے برا بھلا کہنا یا سامنے اور پس پشت بددعا دینا اور اس پر انتقام پر قدرت نہ رکھنے والا بھی قدرت رکھتا ہے، اس کا ترک صبر ہے اور جو کسی فعل پر قادر نہ ہو جیسے اندھا کہ دیکھنے پر قادر نہیں لیکن تصور کرنا یا ناجائز امر کو دیکھنے کا ارادہ کرنا کہ اگر نظر ہوتی تو دیکھتا یا دیکھنے کیلئے نظر کی خواہش کرنے پر تو قادر ہے لہٰذا اس کیلئے صبر یہی ہے اور اس کا ترک کرنا صبر ہے، ان سب صورتوں میں ہر شخص کو اس کے مناسب صبر پر اجر ملتا ہے۔

دین کے تمام شعبوں میں انسان کی صلاحیتوں کے لحاظ سے صبر کی تعبیریں۔

تعبیر اول: انسان میں دو قوتیں یعنی نفس انسان میں دو صلاحیتیں ہیں (۱) اقدامی قوت (۲) قوت مانعہ۔ سارا دین اقدام اور منع کے احکام میں دائر اور منحصر ہے۔ آدمی پسندیدہ چیز کیلئے اقدام کرتا ہے اور ناپسندیدہ چیز سے اپنے کو روکتا ہے، یا تو نیکی کے حصول کیلئے اقدام کرے گا یا معصیت سے اپنے کو روکے گا اور نیکی کیلئے اقدام اور معصیت سے رکنا صبر کے بغیر ممکن نہیں، اس لئے قوت مانعہ کو نقصانات سے بچنے کیلئے استعمال کرنا صبر ہے۔

تعبیر دوم: مومن کی دو حالتیں ہیں، یا تو وہ رغبت کی حالت پر ہوتا ہے یا خوف کی حالت پر اور صحیح شعور رکھنے والا ایماندار اللہ کا ڈر اور خوف ہونے کی وجہ سے گناہوں سے بچ سکتا ہے

اور یہی حالت حقیقت صبر سے عبارت ہے۔

تعبیر سوم: کسی کام کا کرنا اور کسی کام کا نہ کرنا، سارا دین باعتبار امر و نہی دو حصوں میں منقسم ہے (۱) فعل المامور (۲) ترک المحظور۔ فعل المامور شکر کی حقیقت ہے اور ممنوعات کا ترک کر دینا صبر کی حقیقت ہے۔

تعبیر چہارم: آخرت والی نظر کے لحاظ سے آخرت میں کام آنے والے کاموں کا کرنا نفع بخش اعمال کا بجالانا شکر ہے اور آخرت میں کام نہ آنے والے اعمال وافعال کا ترک کرنا صبر ہے۔

تعبیر پنجم: ایمان کے دو رکن ہے (۱) یقین (۲) صبر۔ یہاں یقین سے مراد امر و نہی، ثواب وعذاب کو جاننے کا علم و یقین ہے۔ امر پر عمل اور نہی سے اجتناب صبر ہے۔

تعبیر ششم: انسان میں دو جذبے ہیں دو داعئے ہیں (۱) داعیہ شہوات ولذات دنیا (۲) داعیہ نعمائے جنت و آخرت۔ جنت و نعمت کی طرف بلانے والے جذبے کے ساتھ عمل جذبہ شکر سے معمور کرتا ہے اور باطل تقاضوں کی نافرمانی صبر سے عبارت ہے۔

مقام صبر کا ترجیحی سبب

شکر و صبر کے درمیان کس کو فضیلت حاصل ہے، اس پر اہل علم نے اپنی اپنی تحقیقات پیش کی ہیں، ان تمام کی تفصیلات کا اظہار یہاں منشاء نہیں، یہاں صرف اس بات پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ جس کو علامہ ابن القیم جوزیؒ نے خصوصیت سے بیان فرمایا ہے کہ شکر کرنے پر قرآن میں صرف ازدیاد نعمت کا وعدہ ہے اور صبر کرنے پر یوں فرمایا گیا ہے کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب دیا جائے گا اور سورہ بقرہ میں صابرین کے لئے خصوصی رحمتیں، عمومی رحمتیں اور ہدایت تین عظیم نعمتوں کی حق تعالیٰ نے بشارت دی ہے اس سے جزائے صبر کا بڑھا ہوا ہونا واضح ہوتا ہے۔

حکم صبر اور جزائے صبر

خودغرضی اور بے انصافی کے موقعوں پر صبر کے ساتھ خصوصی حکم: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میرے بعد خودغرضی اور بے انصافی دیکھنے میں آئے گی اور ایسے امور جن کو تم ناپسند کرو گے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جس کا تم پر حق ہو وادا کرنا اور تم اپنے حق کے ملنے کی اللہ سے دعا کرتے رہنا۔

اسی طرح حضرت اسید رضی اللہ عنہ اور دیگر بعض صحابہؓ کی روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عنقریب میرے بعد خود غرضی اور بے انصافی دیکھو گے، پس صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر ملو (بخاری ومسلم)۔

اپنا حق نہ ملے تو کیا کریں؟

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلمہ رضی اللہ عنہ بن یزید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اگر ہمارے حکام ایسے ہوں جو اپنا حق مانگیں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ کا کیا حکم ہے، آپ نے منہ پھیر لیا، پھر انہوں نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو جو وہ کریں گے وہ ذمہ دار ہوں گے اور تم جو کرو گے اس کے ذمہ دار تم ہو گے۔

اسی طرح بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد رسول منقول ہے کہ فرمایا میرے بعد خود غرضی اور بے انصافی دیکھنے میں آئے گی جس کو تم ناپسند کرتے ہو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جس کا تم پر حق ہے ادا کرو اور جو تمہارا حق ہے وہ تم اللہ سے مانگو (بخاری ومسلم)۔

جنت کا ایک درجہ

ان فی الجنة درجة لاینالها الا اصحاب الهموم یعنی جنت میں ایک ایسا درجہ یا مقام ہے جس کو صرف غمزدہ اصحاب مصیبت ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

علامت محبوبیت الٰہیہ

اذا احب الله عبدا صب علیه البلاء صبا و ثجه ثجا (طبرانی عن انس)

یعنی جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس پر بلاؤں کی بارش برساتا ہے، گویا نفس کا تزکیہ اسی بلاؤں کی بارش سے ہو جاتا ہے اور یہ دل محبت کے قابل بنتا ہے۔

مصیبت ذریعہ مغفرت

ما من مسلم یصیبه اذی من شوکة فما فوقها الا حطّ الله بهاسیئاته کما تحط الشجر ورقها (بخاری ومسلم)۔

یعنی کوئی مسلم مرد ایسا نہیں جس کو کانٹا چبھنے کی بھی تکلیف پہنچے یا اس سے بڑھ کر دکھ ہو مگر

اللہ تعالیٰ اس سے گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے، جس طرح درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

صابر کیلئے فضل الٰہی

من اصیب مصیبة فی ماله و جسده فکتمها و لم یشکها الی الناس کان حقاً علی الله ان یغفر له (طبرانی)۔

یعنی جو شخص مالی یا جسمانی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس کو پوشیدہ رکھے اور اس کی لوگوں کے سامنے شکایت نہ کرے تو اس کا اللہ پر حق ہو جاتا ہے کہ وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دے

آنکھیں جاتی رہنے پر صبر کرے تو جنت ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے، بیشک اللہ جب اپنے کسی بندے کی اس دو محبوب چیزوں یعنی آنکھوں کے ساتھ آزمائش کرے یعنی آنکھیں جاتی رہیں اور وہ صبر کرے تو انکے بدلے میں جنت ہے (بخاری)۔

کسی عارضہ پر صبر......

حضرت عطاؒ کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا میں دکھاؤں تم کو ایک جنت والی بات! میں نے کہا ہاں تو کہا یہ کالی عورت ہے، حضور ﷺ کے پاس آئی اور کہا مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میں برہنہ ہو جاتی ہوں، آپ اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے تیری عافیت کی دعا کروں، اس نے کہا میں صبر کروں گی لیکن آپ اللہ سے دعا کریں کہ بدن سے کپڑے نہ ہٹنے پائیں (بخاری)۔

دنیا میں سزا علامت عنایت

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ کسی بندے پر بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو دنیا میں اس کیلئے سزا میں جلدی کرتے ہیں، اور جب کسی بندے کیساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو ڈھیل دیتا ہے کہ وہ اور گناہوں میں پھنسے یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اسکو پورا پورا بدلہ دیتا ہے (ترمذی)۔

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جس کا مفہوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر سے ٹیک لگائے کعبہ کے سامنے بیٹھے تھے، ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ

ہمارے لئے مدد کیوں نہیں چاہتے، آپ ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کرتے، آپ نے فرمایا اگلی امتوں میں آدمی پکڑے جاتے پھر ان کیلئے گڑے کھودے جاتے تھے، ان میں ان کو لٹایا جاتا تھا اور آری ان کے سروں پر چلائی جاتی تھی، سر کے دو ٹکڑے کردئے جاتے تھے، ان کے جسموں پر لوہے کی کنگھیاں کی جاتی تھیں جو ہڈی اور گوشت میں دھنس کو نکل جاتی تھیں، مگر یہ تکلیفیں ان کو دین سے نہیں ہٹاتی تھیں، خدا کی قسم اللہ اس کام کو ضرور پورا کرے گا یہاں تک کہ ایک سوار مقام صنعا سے حضر موت کی طرف چلے گا اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے گا (بخاری)۔

بدلہ لینے کی قوت کے باوجود صبر کا بدل

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے غصہ کو ایسے وقت پی جائے کہ وہ عمل میں لاسکتا ہے تو اللہ اس کو مخلوق کے روبرو قیامت کے دن بلائے گا یہاں تک کہ اس کو اختیار دے گا کہ فراخ چشم حوروں میں سے جس کو چاہے پسند کرلے (ابوداؤد)۔

صبر ایمان کی اہم علامت

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ خرج ذات یوم علی اصحابہ فقال کیف اصبحتم فقالوا اصبحنا مومنین با للہ فقال وما علامۃ ایمانکم قالوا نصبر علی البلاء ونشکر علی الرخاء ونرضی بالقضاء فقال انتم مومنون حقا و رب الکعبۃ۔

یعنی آقائے دو جہاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے پاس باہر نکلے ارشاد فرمایا کہ تم نے کیسے صبح کی۔ صحابہؓ نے کہا! یارسول اللہ ہم نے حالت ایمان میں صبح کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم جو کہہ رہے ہو کہ تمہاری صبح ایمان والی حالت پر ہوئی ہے، تمہارے مومن ہونے کی علامت کیا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ ہم مصائب اور بلاؤں اور آزمائشوں پر صبر کرتے ہیں، خوشحالی پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور قضاوقدر پر راضی رہتے ہیں، یہ باتیں سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم واقعی تم اہل ایمان ہو۔

حق پر جمے رہنے کا مشہور واقعہ

براویت صہیب رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ اگلی قوم میں ایک جادوگر تھا، جب وہ بوڑھا ہوا تو بادشاہ سے کہلا بھیجا کہ میں بوڑھا ہوگیا ہوں، ایک لڑکے کو بھیج دیجئے تاکہ میں

جادو سکھادوں، بادشاہ نے ایک لڑکے کو اس کے پاس بھیج دیا وہ ہر روز ساحر کے پاس جانے لگا، راستہ میں راہب کا مکان پڑتا تھا لڑکا اس کے پاس بھی آنے جانے لگا کچھ دیر اس کے پاس بیٹھنا اور اس کی باتیں سننا اس کا معمول بن گیا، اس کو ایک دن تاخیر پر ساحر نے مارا، اس نے راہب سے شکایت کی تو راہب بولا جب تجھے ساحر سے ڈر ہو تو کہہ دے مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے ڈرنا تو کہنا مجھے ساحر نے ٹہرالیا تھا، اس نے یہی کیا اور وہ برابر اسی حالت سے جاتا آتا رہا، ایک بڑا جانور راستہ میں آگیا جس سے لوگوں کی آمد و رفت بند ہوگئی، لڑکے نے کہا کہ آج کے دن میں جانوں گا کہ ساحر افضل ہے یا راہب، ایک پتھر اٹھا کر کہنے لگا اے اللہ اگر راہب کا کام ساحر کے کام سے اچھا ہے تو اس کو قتل کردے تا کہ لوگ امن سے گذر جائیں یہ کہہ کر پتھر پھینکا اور اس کو قتل کردیا، راستہ صاف ہوگیا تو لوگ امن کے ساتھ گذر گئے۔ یہ راہب کے پاس آیا اور اس کو اس قصہ کی خبر دی، راہب بول اٹھا میرے بیٹے تو مجھ سے افضل ہے، تیرا معاملہ اب حد کو پہنچ گیا ہے میرا خیال ہے کہ عنقریب تو آزمایا جائے گا پس اگر آزمائش میں مبتلا کردیا گیا تو میرا پتہ نہ دینا، خدا نے اس لڑکے کے ہاتھ میں ایسی شفا دی تھی کہ وہ مادرزاد اندھے، کوڑھی اور تمام امراض کا علاج کرتا تھا اور لوگ شفا پاتے تھے۔ شدہ شدہ یہ خبر مشہور ہوگئی، اس کو بادشاہ کے ہمنشیں نے بھی سنی جو نابینا تھا وہ بہت سے تحائف لے کر اس کے پاس پہنچا اور کہنے لگا تو میری آنکھیں اچھی کردے تو یہ سب تیرے لئے ہے، لڑکے نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا دینے والا تو اللہ ہے، اگر تو اللہ پر ایمان لائے تو میں اللہ سے تیرے لئے شفا کی دعا کروں گا، وہ ایمان لے آیا تو اللہ نے اس کی بصارت پلٹا دی، وہ بادشاہ کے پاس آیا اور حسب معمول بیٹھ گیا، بادشاہ نے کہا تیری آنکھ کس نے اچھی کردیں، کہا میرے پروردگار نے، بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا خدا کوئی اور بھی ہے وہ بولا میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے، بادشاہ نے اس کو سخت عذاب میں مبتلا کیا، یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا پتہ بتادیا، بادشاہ نے لڑکے کو بلایا اور کہا تیرا سحر اس حد کو پہنچ گیا کہ تو مادرزاد اندھے اور مبروص کو اچھا کردیتا ہے، کہا میں کسی کو اچھا نہیں کرتا، شفا دینے والا تو اللہ ہے، بادشاہ نے اس پر بھی سختی کی اس نے راہب کا پتہ دیا، بادشاہ نے راہب کو بلایا اور کہا کہ اپنے دین سے پلٹ، راہب نے انکار کردیا، بادشاہ نے آرا منگوایا اور اس راہب کے سر پر چلایا اور سر کے دو ٹکڑے کردئے، پھر

اپنے ہمنشین سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ اس نے بھی انکار کر دیا اس کے بھی سر کے دو ٹکڑے کر دئے گئے، پھر لڑکے سے کہا اپنے دین سے پلٹ اس نے بھی انکار کر دیا تو بادشاہ نے اپنے خادم کو بلایا اور کہا کہ اس کو فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اس پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو اس کے دین کے بارے میں کہنا اگر یہ اپنے دین سے پلٹ جائے تو خیر ورنہ اس کو گرا دینا، وہ اس کو لے گئے اور پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا دیا، لڑکے نے کہا اے اللہ تو جس طرح چاہے ان سے نمٹ لے، یہ کہتے ہی پہاڑ کانپنے لگا اور سب گر پڑے، لڑکا بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے کہا تیرے ساتھی کیا ہوئے؟ کہا اللہ نے انہیں سمجھ لیا اور وہ میرا کچھ نہ کر سکے، بادشاہ نے اس کو دوسروں کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس کو کشتی میں لے جاؤ اور جب بیچ دریا میں پہنچو تو اس سے دین کے متعلق کہو اگر یہ اپنے دین سے پلٹ جائے تو خیر، ورنہ دریا میں چھوڑ دینا، لوگ لے گئے اور جب وسط دریا میں پہنچ گئے تو لڑکے نے کہا اے اللہ جس طرح چاہے ان کی بلا مجھ سے ٹال، کشتی ڈگمگائی اور وہ سب ڈوب گئے، لڑکا بادشاہ کے پاس آیا، بادشاہ نے کہا تیرے ساتھی کہاں ہیں، لڑکے نے کہا خدا نے میری مدد فرمائی اور ان کو دفع کیا، پھر لڑکے نے کہا تو مجھ کو مار نہیں سکتا، جب تک کہ میرے کہنے پر عمل نہ کرے، بادشاہ نے کہا وہ کیسے لڑکے نے کہا لوگوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کر اور مجھ کو ایک کھجور کے پیڑ پر سولی دو اور ایک تیر اپنے ترکش سے لے کر اس کو کمان کے وسط میں رکھو اور کہو میں لڑکے کے رب کے نام سے شروع کرتا ہوں تو اس صورت میں تم مجھ کو مار سکو گے۔ بادشاہ نے لوگوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیا اور اس کو ایک کھجور کے درخت پر سولی دی اور پھر ایک تیر اپنے ترکش سے لیکر اس کو کمان کے وسط میں رکھا اور کہا کہ میں لڑکے کے رب کے نام سے شروع کرتا ہوں پھر اس کو مارا تیر اس کی کنپٹی پر لگا اس نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھا اور مر گیا، پس لوگ بول اٹھے ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ بادشاہ آیا تو لوگوں نے کہا لیجئے جس کا آپ کو ڈر تھا وہی سامنے آیا، لوگ ایمان لائے، بادشاہ نے کہا سڑک کے کنارے ایک کھائی کھودی جائے اور اس میں آگ بھڑکائی جائے جو اپنے دین سے نہ پلٹے تو اس سے کہا جائے کہ اس میں کود جائے، یہی کیا گیا، ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کا بچہ تھا، عورت اس میں کودنے سے ہچکچائی، بچے نے کہا اے ماں صبر کر بے شک تو حق پر ہے (مسلم)۔

ہم نے دیکھا ہے تیرے چاک گریبانوں کو آتش غم سے چھلکتے ہوئے پیمانوں کو

ہم فدا کرنے کو ہیں دولت کونین نثار　　　تو نے بخشا ہے جو غم عشق کے بیماروں کو

صبر پر حکمت کا واقعہ

شیخ ابوایوب بصریؒ فرماتے ہیں، میں ایک مرتبہ حرم شریف میں دس دن تک بھوکا رہا، مجھے بہت ہی ضعف ہوگیا، میرے دل نے مجھے مجبور کیا کہ باہر چلوں، شائد کچھ مل جائے جس سے بھوک میں کچھ کمی ہو میں باہر نکلا تو ایک شلغم سڑا ہوا پڑا ملا، میں نے اس کو اٹھالیا مگر دل میں اس سے ایک وحشت سی ہوگئی گویا کوئی کہہ رہا ہے کہ دس دن تک بھوکا رہا اور آخر میں ملا تو یہ شلغم، میں نے اس کو پھینک دیا اور پھر مسجد حرام میں آکر بیٹھ گیا اتنے میں ایک شخص میرے سامنے آکر بیٹھا اور ایک تھیلی پیش کی اور کہا اس میں پانچ سو اشرفیاں ہیں اور یہ آپ کی نذر ہیں، میں نے اس سے پوچھا کہ میری کیا خصوصیت ہے، جس کی وجہ سے یہ مجھے دے رہے ہو، اس نے کہا ہم لوگ دس دن سے چکر کھا رہے تھے، ہماری کشتی ڈوبنے والی تھی تو ہم میں سے ہر ایک شخص نے الگ الگ کوئی منت مانی تھی میں نے یہ نذر کی تھی کہ اگر میں زندہ سلامت پہنچ جاؤں تو یہ تھیلی اس شخص کو دونگا جس پر مکہ کے رہنے والوں میں سب سے پہلے میری نگاہ پڑے گی، یہاں پہنچنے کے بعد پہلے آپ پر نظر پڑی میں نے اسے کھولا دیکھا تو سفید مصری اور ایک خاص قسم کی روٹی اور بادام شکر پارے اس میں تھے، میں نے ہر ایک میں سے کچھ لیا اور کہا یہ باقی لے جاؤ بچوں کو تقسیم کردو، پھر میں نے اپنے دل میں کہا تیرا رزق دس دن سے تیرے پاس کھینچا ہوا آرہا ہے اور تو بے صبر ہوکر اس کو یوں ڈھونڈتا پھرتا ہے۔

ایک صبر کرنے والی عورت کا غیر معمولی واقعہ

شیخ ابوالحسن سراجؒ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا، طواف کر رہا تھا کہ میری نگاہ ایک حسین عورت پر پڑی جس کے چہرے کا حسن چمک رہا تھا، میں نے کہا واللہ ایسی حسین عورت میں نے آج تک نہیں دیکھی، یہ اس کے چہرے کی ساری رونق اس وجہ سے ہے کہ اس کو کبھی رنج وغم نہیں پہنچا، اس نے میری یہ بات سن لی، کہنے لگی تم نے یہ کیا کہا واللہ میں غموں میں جکڑی ہوئی ہوں اور میرا دل فکروں اور آفتوں سے زخمی ہے اور کوئی بھی میرے غموں میں میرا شریک نہیں رہا میں نے پوچھا کیا ہوا، کہنے لگی۔

ہر لمحہ حیات گذارا ہم نے　　　آپ کے نام کی لذت کا سہارا لے کر

ایک مرتبہ میرے خاوند نے قربانی کی ایک بکری ذبح کی میرے دو چھوٹے بچے کھیل رہے تھے اور ایک بچہ دودھ پیتا میری گود میں تھا، گوشت پکانے کیلئے اٹھی تو ان دونوں لڑکوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا میں تجھے بتاؤں ابا نے بکری کس طرح ذبح کی، اس نے کہا بتاؤ تو اس نے چھوٹے بھائی کو لٹا کر بکری کی طرح ذبح کر دیا پھر وہ اس کو ذبح کر کے ڈر کے مارے بھاگ گیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا وہاں ایک بھیڑئے نے اسے کھالیا، باپ اس کی تلاش میں نکلا اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے حیران وسرگرداں بھوک اور پیاس کی شدت سے مرگیا، میں دودھ پیتے بچے کو بٹھا کر دروازہ پر گئی کہ شائد خاوند کا کچھ پتہ کسی سے چلے اتنے میں وہ بچہ رینگتے ہوئے ہانڈی کے پاس پہنچا جو چولہے پر رکھی ہوئی جوش سے پک رہی تھی جو اس نے ہاتھ ہلایا تو وہ پکتی ہوئی ہانڈی اس پر گرگئی، جس سے اس بچے کا سارے بدن کا گوشت جل کر ہڈیوں سے الگ ہو گیا، میری ایک بڑی لڑکی تھی جو اپنے خاوند کے گھر تھی اس کو جب اس سارے قصہ کی خبر پہنچی تو وہ خبر سن کو بے ہوش ہو کر زمین پر گرگئی، اس میں اس کی موت بھی مقدر تھی وہ بھی مرگئی، مقدر نے ان سب کے درمیان مجھ کو اکیلا چھوڑ دیا۔

میں نے کہا ان مصیبتوں پر تجھے کس طرح صبر آیا؟

وہ کہنے لگی جو شخص صبر اور بے صبری میں الگ الگ غور کرے گا وہ ان کے درمیان بہت فرق پائے گا، صبر کا انجام محمود ہے اور بے صبری پر کوئی اجر نہیں ملتا، پھر اس نے تین شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے صبر کیا اس لئے کہ صبر بہترین اعتماد کی چیز ہے اور اگر بے صبری سے مجھے کوئی فائدہ پہنچ سکتا تو کرتی میں نے ایسی مصیبتوں پر صبر کیا کہ اگر وہ مصائب سخت پہاڑوں پر پڑتے تو وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے میں نے اپنے آنسوؤں پر قدرت پائی پس ان کو نکلنے سے روک دیا، اب آنسو اندر ہی اندر میرے دل پر گر رہے ہیں (فضائل حج)۔

مجھ کو جینے کا سہارا چاہئے　　　دل ہمارا غم تمہارا چاہئے

مصیب کے آسان ہونے کا ایک خاص طریقہ

اصولی بات یہ ہے کہ بڑی مصیبت چھوٹی مصیبت کو ہلکا کر دیتی ہے۔ مثلاً ایک آدمی کھڑا ہوا ہے، دائیں بائیں دیوار ہے، ایک بچھو سامنے سے آ رہا ہے کیا یہ آگے بڑھے گا؟ پیچھے جانے کا ارادہ کیا، جونہی پلٹا ایک اژدہے کو آتے ہوئے دیکھا، اب بتلائیے وہ کس طرف

بھاگے گا؟ بچھو کی طرف یا اژدہے کی طرف؟

ظاہر ہے کہ اژدہے کا خوف بچھو کے خوف پر غالب آجائے گا، مطلب یہ ہوا کہ بڑی مصیبت چھوٹی مصیبت کو ہلکا کر دیتی ہے، اسی طرح دنیا وآخرت، دوزخ کے احوال اور اہوال اور ہیبتناک حالات، وحشت ناک کیفیات اور تفصیلات حشر ونشر سامنے رہیں تو دنیا کے مصائب ہلکے نظر آئیں گے اور فکر آخرت کا غلبہ پیدا ہو جائے گا، نتیجہ میں اعمال کے ٹھیک ہونے کی شکلیں بھی پیدا ہو جائیں گی۔

مصیبتوں کے تین درجات

مصائب کے تین پہلو ہوتے ہیں (۱) سزائے اعمال اور عذاب جو ہر کافر ومشرک اور بے ایمان کیلئے ہوتی ہے۔ (۲) دوسرے یہ فاسق و فاجر انسانوں کیلئے مصیبت کفارہ سیئات ہوتی ہے، یعنی مصائب دے کر اللہ تعالیٰ انسانوں کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں، جس کی ایک آسان مثال کفارہ سیّئات کی تمثیل کے طور پر پیش کی جا رہی ہے۔

کفارہ سیّئات کی مثال

ایک ماں جس کے بچے کو غلاظت لگ گئی ہے وہ اپنے بچے کو پیروں پر لٹا لیتی ہے صابن لگا لگا کر گرم پانی ڈالکر زور زور سے ملتی اور رگڑتی ہے اور ادھر بچہ چیخیں مار رہا، اب بچہ لاکھ روئے چلائے کیا مجال کے ماں خاموش بیٹھ جائے، محلّہ کی عورتیں طعنہ دیتی ہیں کہ کتنی سنگدل ہے اپنے بچے کو رلا رہی ہے، پھر بھی ماں کسی کی پرواہ نہیں کرتی، جب بچہ کی غلاظت دور ہو جاتی ہے تو وہ ملنا رگڑنا چھوڑ دیتی ہے تولیہ سے جسم پونچھتی ہے کپڑے پہناتی ہے، سلیقہ سے بچے کو پیارا اور راج دلارا بنا دیتی ہے، اپنی گود میں لیتی ہے اور سینے پر لٹا لیتی ہے، دیکھئے ایک ماں اپنے بچے کی غلاظت کو برداشت نہیں کر سکتی اور اس کو پاک وصاف کئے بغیر نہیں رہتی تو پھر اللہ تعالیٰ جو ستر ماؤں سے زیادہ محبت رکھتے ہیں، وہ اپنے بندوں کی ناپاکی کیسے برداشت کریں گے، کہنا یہ ہے کہ مصیبت آزمائش، تکالیف، پریشانیاں اور غم یہ سب رگڑا ہیں جن کے ذریعہ مسلمان پاک وصاف کئے جاتے ہیں، خدا کی اس حکمت بالغہ پر جتنا غور ہوگا اتنا ہی محبت وشفقت کے رموز کھلیں گے۔

زندگی پر کیف پائی گرچہ دل پر غم رہا   انکے غم کے فیض سے میں غم میں بھی بے غم رہا

تمثیل (۱) ایک بہترین شیروانی کا کپڑا جو داغ دھبوں اور پھٹن اور جلنے سے پاک ہے انتہائی صاف ستھرے اور نفیس کپڑے کی درزی کانٹ چھانٹ شروع کر دیتا ہے، اور شیروانی بنانے والا بھی راضی اور خوش اور درزی بھی مامور ہے، جب شیروانی تیار ہو جاتی ہے تو اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے اور انسان زیب بدن کر لیتا ہے۔

تمثیل دوم (۲) کسی نرم اور ملائم خاص قسم کی پلین ساڑی پر کامدار سوئیوں کو چبھاتا ہے اور چمکیوں کو ٹانکتا ہے بے داغ اور ہر قسم کے پاکیزہ کپڑے کو اس طرح سوئیاں چبھانا یا چمکیاں ٹاکنا یا کامدانی کے پھول اتروانا یا اس طرح کے تغیرات کرنا اس کی قیمت کو دوبالا کرنے اور قیمت میں اضافہ اور اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگانے کیلئے ہوتے ہیں، یہی حال بے گناہ انسانوں کا ہے جن کو سرفراز کرنے دنیا و آخرت میں سرخرو کرنے حق تعالیٰ کی طرف سے خصوصی عنایت ہوتی ہیں، اسی طرح اولیاء صالحین، شہدا، امت انبیاء علیہم السلام پر آنے والی مصیبتیں ان کی ترقی درجات کا سبب بنتی ہیں

رنج و غم سے چھٹکارے کی فکری و عملی تدابیر

بیماری کو جلال کی صورت میں جمال خیال کرنا نہایت ہی مفید ہے بیماری کو پوشیدہ رحمت الٰہیہ کہنا بجا ہے کیونکہ وہ تطہیر کی ایک صورت، گناہوں سے پاکی خطاؤں کا کفارہ اور درجات کی بلندی ہے۔

اس بارے میں جب نقطہ نظر درست اور علم صحیح حاصل ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر میر ولی الدینؒ فرماتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خون جگر کے پینے اور رنج و غم کی بھٹی میں جلنے سوز وقف سینہ برداشت کرنے ہی سے ہو سکتی ہیں اور اس کے بغیر قرب الٰہی کے خاص درجات کا حصول ممکن نہیں۔

عموماً بیماری اس امر کی اطلاع ہے کہ اس نے حدود اللہ سے تجاوز کیا ہے اور مرض اس مصیبت پر تنبیہ ہے اور اس کے ظلمانی اثرات کو دور کرنے کا ایک طریقہ اور روحانی ترقی کا ایک ذریعہ ہے اور ایسے غمگین دل و دماغ اور مرض کے شکنجہ میں کسا ہوا اپنے حالات میں گھرا ہوا ان غیر معمولی الفاظ میں حق کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ ’’الٰہی ہر وہ نعمت جو تو نے مجھے سرفراز کی اور اس پر میرا شکر کم رہا اور ہر وہ مصیبت جس میں تو نے مجھے مبتلا کیا اس پر میرا صبر کم رہا پس اے پاک ذات جس نے انعام کے سرفراز کرنے میں میرے شکر کی کمی کے باوجود مجھے محروم نہیں رکھا اور

اے وہ ذات جس نے آزمائش میں ڈالنے پر صبر کی کمی کے باوجود مجھے رسوانہیں کیا مجھے گناہوں میں مبتلا دیکھ کر بھی میری پردہ داری نہیں کی اور گناہوں میں مبتلا دیکھ کر مجھے سزا نہیں دی، محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھ کو میری بیماری سے شفا دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے"۔ اس چیخ کے سنتے ہی اس پکار کے سنتے ہی لامحدود ملک وملکوت اور عزت وجبروت والا پروردگار اپنی خاص رحمتوں کو نازل کرتا ہے اور اس تجلی کے ساتھ ہی اس کے اعصاب کا تناؤ دور ہو جاتا ہے، شفا کا ظہور ہوتا ہے اور آنکھوں میں نور ہوتا ہے دل میں سرور ہوتا ہے اور یہ یقین ہو جاتا ہے کہ بیماری مرد مومن کو غیر اللہ سے کاٹ کر حق سے جوڑ دیتی ہے اب وہ حق کی یاد میں ان کی یافت میں اور ان کے شہود میں مشغول ومنہمک ہو جاتا ہے اور ان ادعیہ ماثورہ، مسنونہ میں مشغول ہو جاتا ہے۔

اسم اعظم اور قبولیت دعا

اسم اعظم اللہ رب العزت کا وہ نام مبارک ہوتا ہے جس کے ساتھ جو بھی دعا کی جائے قبول ہوتی ہے، اسلئے ہر شخص اس بات کا آرزومند ہوتا ہے کہ اسے اسم اعظم نصیب ہو جائے، اس کی جستجو فطری ہے، لیکن جیسے بعض چیزوں کو راز میں رکھا جاتا ہے، اسی طرح اللہ نے اپنی کسی مصلحت وحکمت سے اسم اعظم کو بھی پوشیدہ رکھا ہے۔

تاہم حصن حصین کے مصنف امام جزریؒ اور حضرت ابوامامہؓ کے شاگرد قاسم بن عبدالرحمٰنؒ اور دیگر علماء کرام نے جو مختلف احادیث وروایات کے ذریعہ اسم اعظم کو ڈھونڈنے کی سعی کی ہے، مجموعی طور پر ان چند اہم کلمات کو ذکر کر دیا جاتا ہے جس میں اسم اعظم کا ہونا بتلایا گیا ہے۔

(۱) لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے بیشک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّی اَشْھَدُ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدَ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ کوئی اس سے پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی کوئی اس کے برابر کا ہمسر ہے۔

(۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اسلئے کہ تیری ہی سب تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، تو بڑا مہربان ہے، بہت زیادہ احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کا تو ہی ایجاد کرنے والا ہے۔ اے عظمت وجلال اور انعام واحسان کے مالک!

(۴) وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمِ

(۵) اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

(٦) الٓمّٓ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

- اور تمہارا معبود تو وہی اکیلا معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا ہی رحم کرنے والا اور بہت مہربان ہے۔
- اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔
- بعض روایات سے مستجاب الدعوات اسم کے حق میں یا ذالجلال والاکرام اور یا ارحم الراحمین کا ہونا معلوم ہوتا ہے۔

اللہ کے ناموں کے بارے میں

قرآن وحدیث کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ معروف ومشہور اور مذکور ومنقول ہیں، ان اسماء اور ناموں کا ذکر وتلاوت اور پڑھنے اور دعا کرنے کا کیا طریقہ ہے، وہ سادہ پیرائے میں ہم یہاں ذکر کئے دیتے ہیں۔

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمِ۔ آخر تک مسلسل پڑھتے جائیں، ہر اسم کے آخری حرف پر پیش پڑھیں اور دوسرے اسم سے ملادیں جس نام پر سانس لینے کیلئے رکیں اس کو نہ ملائیں اور دوسرا نام ال سے شروع کریں۔ اگر کسی ایک نام کا وظیفہ پڑھیں تو شروع میں یا حرف ندا کا اضافہ کریں۔ مثلاً ''الرحمٰن'' کا وظیفہ پڑھنا ہو تو یا رحمٰن پڑھیں یا الرحمٰن نہ پڑھیں اسی طرح تمام ناموں کو سمجھ لیجئے۔

نوٹ: تمام اسماء اور پھر انکے معانی اور ان کی تفصیلات یہاں ہم پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

بس اسماء حسنیٰ کو پڑھتے رہیں ان کی بڑی فضیلت آئی ہے، حدیث شریف میں آیا ہے

جس کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ تمام اچھے نام جن کے ساتھ دعا مانگنے کا حکم دیا گیا ہے، ننانوے نام ہیں جو شخص ان کا حاطہ کرلے گا یعنی یاد کرے گا حفظ کرلے گا اور برابر پڑھتا رہے گا وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے حفظ کی توفیق دے اور ان اسماء مبارکہ کے ذریعہ دعا مانگنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دعاؤں کو قبول فرما کر سعادت دارین اور عافیت دارین مقدر فرمائے۔

نماز استخارہ اور خصوصی دعا

جب کسی کام میں تردد ہو کہ یہ کام کروں یا نہ کروں تو نماز استخارہ پڑھ کر دعا کرے، پھر جو بات دل میں جم جائے اس پر عمل کرے، علامہ شامیؒ نے حضرت انسؓ سے نماز استخارہ کا سات بار پڑھنا لکھا ہے، شادی، سفر، کاروبار، معاملات، تجارت وغیرہ یا اور کوئی اہم کام درپیش ہے تو اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل نماز استخارہ پڑھنا چاہیے اس کے بعد دعا کرلے، استخارہ میں دائیں بائیں کسی حرکت کا ہونا یا لال اور ہرے رنگ نظر آنا یا کوئی خواب نظر آنا ضروری نہیں ہے، بس ایک اہم بات کو ذہن میں رکھیے۔ استخارہ کرنا خوش نصیبی کی علامت ہے اور استخارہ نہ کرنا بڑی محرومی کی بات ہے۔ استخارہ کرنے سے اپنے کام میں شرمندگی نہیں ہوگی، حضرت مولانا حکیم اختر صاحب مدظلہ العالی نے لکھا کہ اگر تردد رفع نہ ہو تو سات دن تک استخارہ کرتا رہے اور اگر جلدی ہو تو ایک ہی مجلس میں سات مرتبہ دو دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھ لے، اور جس جملے پر لکیر لگی ہوئی ہے یعنی دو جگہ جو ہذا الامر پر خط کھینچا گیا ہے، اس پر پہنچنے پر اپنے کام کا دھیان کرے اور اپنے مقصد کی دعا کرے کہ اگر وہ اچھا ہے تو عطا فرمایئے اور اگر برا ہو تو اس سے بچا لیجئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقدِر وَلَا اَقْدَرُ وَتَعْلَم وَلَااَعْلَم وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْر خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ .وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرُ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے بہتری طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے

ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے عظیم فضل وانعام کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اسلئے کہ تو ہر کام کی قدرت رکھتا ہے اور میں کسی بھی کام کی قدرت نہیں رکھتا اور تو سب کچھ جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو ہی تمام پوشیدہ باتوں کو خوب اچھی طرح جاننے والا ہے، اے اللہ اگر تجھے معلوم ہے کہ یہ کام میرے حق میں میرے دین کے اعتبار سے دنیا کے اعتبار سے اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرمادے اور آسان کردے پھر اس میں میرے لئے برکت بھی عطا فرمادے اور اگر تجھے معلوم ہے کہ یہ کام میرے دین، دنیا اور انجام کے اعتبار سے میرے حق میں بہتر نہیں تو اس کام کو مجھ سے دور کردے اور مجھے اس سے دور کردے اور جہاں بھی جس کام میں بھی میرے لئے بہتری ہو اس کو مجھے نصیب فرمادے اور پھر مجھے اس سے راضی کردے۔

نمازِ حاجت اور توسل سے دعا

جب کسی کو کوئی خاص ضرورت، حاجت اور کوئی خاص کام پیش آجائے تو کیا کرے۔

دو رکعت نفل صلوۃ الحاجۃ حاجت کی نیت سے پڑھے۔ سورہ فاتحہ کے بعد کوئی بھی سورۃ پڑھی جاسکتی ہے، کسی خاص سورت کی شرط نہیں ہے۔ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد دعا کرے۔ پہلے اللہ کی خوب تعریف کرے اور حضور اکرمؐ پر درود بھیجے پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْـحَلِيْمُ الْكَرِيْمِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَـمِيْنَ، اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ . وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَه وَلَاهَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَاحَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّاقَضَيْتَهَا يَااَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

اس کے بعد اس طرح بھی دعا مانگ سکتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَامُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔

مفہوم: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہی بردبار اور کرم کرنے والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے، سب تعریف مخصوص ہے اللہ رب العٰلمین کیلئے۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، تیری رحمت کے واجب کردینے والے اسباب کا اور تیری مغفرت کو پختہ کردینے والی خصلتوں کا اور ہر گناہ سے حفاظت کا اور ہر نیکوکاری کی نعمت کا اور نافرمانی سے

سلامتی کا۔ اے اللہ تو میرے کسی گناہ کو بغیر بخشے مت چھوڑ اور میری پریشانی کو بغیر دور کئے مت چھوڑ اور میری کسی ایسی ضرورت کو جو تیری مرضی کے موافق ہو بغیر پورا کئے مت چھوڑ۔ اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔ اے اللہ میں تجھ سے ہی سوال کرتا ہوں اور تیری ہی طرف متوجہ ہوتا ہوں، تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نبی رحمت کے وسیلے سے، اے محمد ﷺ آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں اور دعا کرتا ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے۔ اے اللہ تو میرے بارے میں آپ ﷺ کی سفارش قبول کرلے۔

مصیبتوں اور غموں میں دعائیں

بروایت حضرت ابی ہریرہؓ ارشاد رسول منقول ہے کہ جب بھی مجھے درد و غم، رنج و الم ہوا تو جبرئیلؑ نے متمثل ہو کر مجھ سے کہا کہ میں یوں دعا کروں۔

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا (حاکم)

یعنی میں اس ذات پر بھروسہ کرتا ہوں جو زندہ ہے اور مرتا نہیں تمام خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اسکا کوئی سلطنت میں شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اسکا کوئی مددگار ہے۔

آفت سے حفاظت کی دعا

حضرت ابراہیمؑ کو جب آگ میں ڈالا گیا تو ان کی زبان پر یہی جملہ تھا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یعنی کافی ہے ہمارے لئے اللہ جو بہترین کارساز ہے۔

ہر اہم کام میں کفایت کیلئے ایک مجرب اور مسنون دعا

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

روزانہ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد مذکورہ دعا سات سات مرتبہ پڑھنا مفید ہے۔

آسیب و سحر اور دیگر اثرات کے دفعیہ کیلئے ایک اہم عمل

عاملین مخلصین کے اصول و آداب قرآن وسنت کے تحت ہوں تو بجا ہے۔ صحیح طریق سے عمل کی طرف رجوع غیر واجبی نہیں، اس کی تفصیلات بہت ہیں، ان عملیات کے حدود بھی ہیں اور قیود بھی، لیکن بقول ڈاکٹر میر ولی الدین علیہ الرحمہ کہ عاشقان سرمست کا حال وہ تو ایسا

ہے کہ نعمت کو نعمت سمجھتے ہیں بلا کو عطا سمجھتے ہیں جفا کو وفا سمجھتے ہیں الم کو کرم سمجھتے ہیں، رنج کو گنج سمجھتے ہیں امانت کو امانت سمجھتے ہیں اور جلال کو جمال سمجھتے ہیں مگر یہاں ہم عام بیماروں سے مخاطب ہیں، جو مضطرب اور بے چین اور پریشان وغمزدہ رہتے ہیں۔ حسب ذیل آیات پڑھ کر مقصد کی دعا کریں۔

(۱) سورہ فاتحہ (۲) آیۃ الکرسی (۳) سورہ حشر کی آخری آیات (۴) سورہ صافات (۵) سورہ طارق (۶) سورہ اخلاص (۷) سورہ فلق (۸) سورہ ناس پڑھ کر اپنے مقصد کی دعا کریں اور جسم پر دم کریں اور پانی پر دم کر کے پلایا جائے انشاءاللہ شفا کا ظہور ہوگا۔ وَالْاَمْرُ بِيَدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

جادو کئے گئے اور مایوس العلاج مریض کیلئے خصوصی عمل

جس پر جادو اور سحر کا اثر ہو یا بیماری نے حکیموں کو عاجز کر دیا ہو تو چینی کے سفید برتن پر سورہ فاتحہ اور اس کے بعد يَاحَيُّ حِيْنَ لَاحَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَاحَيُّ لکھ کر روزانہ پلائیں، انشاءاللہ چالیس دن میں شفا ہوگی۔

بخار کے مریض کیلئے

جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ ۴۰ مرتبہ پانی پر پڑھ کر پلائیں اور بخار والے کے منہ پر چھینٹا دیں، صحت ہو جاتی ہے، اس کا تذکرہ شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے کیا ہے۔

بچوں کی حفاظت کیلئے

اس تعویذ کو لکھ کر بچے کے گلے میں باندھ دیجئے اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا، مسلم شریف کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا حسنینؓ کیلئے یہی استعاذہ تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَّامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ الف الف لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

آفات، امراض اور بلاؤں کے دفعیہ کیلئے

سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور قرآن کے آخری دو سورے پڑھ کر اس طرح دعا کرے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ

الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ نوے امراض کی دوا ہے، سب میں کم ہم یعنی غم ہے۔ (حاکم طبرانی)۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ اول وآخر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس مذکورہ جملہ کو پانچ سو مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔

روایت ابن مسعودؓ

حضور اقدس ﷺ کو کوئی رنج وغم ہوتا تو آپ اس طرح پڑھا کرتے تھے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ (حاکم ترمذی)

تنگی اور غموں سے نجات کیلئے

آفتوں اور مصیبتوں کے اس دور میں بالخصوص دو چیزیں آفات اور غموں کو دفع کرنے میں قوی التاثیر ہیں، ایک کثرت استغفار اور دوسرے صدقات وخیرات۔

سید جلال الدین بخاریؒ کی ہدایت

اس دعا کو ہر روز ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ پڑھ لیا کریں تمام آفات سے حفاظت ہوگی۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآاِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَآءِ لَمْ یَکُنْ اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٍ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّۃٍ اَنْتَ اٰخُذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (فتح المجید)

دانتوں کے درد کیلئے عافیت کا مجرب عمل

امام غزالیؒ نے خواص القرآن میں لکھا کہ بصرہ میں ایک شخص بخیل تھا، دانتوں کے درد کی دعا جانتا تھا مگر بتلاتا نہ تھا، مرنے سے پہلے اس نے وہ دعا دوستوں کو بتلادی تاکہ علم کے نہ بتلانے کے گناہ سے نجات پائے اور مخلوق کو فائدہ بھی ہوجائے۔

کٓھٰیٰعٓصٓ، حٰمٓعٓسٓقٓ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَہٗ مَاسَکَنَ فِی اللّٰہِ وَالنَّھَارَ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ۔

عملیات اور تعویذات میں محدثِ دکنؒ کی ہدایت

محدث دکن حضرت عبداللہ شاہ صاحبؒ نے آپ سے دریافت کرنے والے ایک سالک سے فرمایا جس کا ایک اقتباس مواعظ حسنہ میں اس طرح ہے: ''آپ سالک ہیں جس سے سلوک طے ہوتا ہے وہ کام کیجئے، عملیات، حاضرات، تعویذات یہ بالکل دنیا ہیں آپ نے دنیا چھوڑ کر سلوک اختیار کرلیا تھا پھر کیوں دنیا کے پیچھے پڑ رہے ہو اللہ تعالیٰ کو ڈھونڈو وہ بس ہیں اور دوسری چیزیں ہوس اکثر لوگوں کو عملیات سے نقصان پہنچا ہے اور اس زمانے میں ان چیزوں سے بگڑے ہوئے کو سنبھالنے والا ابھی کوئی نہیں''۔ (الا ماشاءاللہ)

بعض لوگ وبائی امراض کے زمانے میں دروازے پر تعویذ لگا کر سمجھتے ہیں کہ اب وہ مکان میں داخل نہ ہوسکیں گے مگر اگر وبائی امراض باہر سے آتے تو بےشک ڈر بھی جاتے لیکن وہ تو گھر کے اندر سے نکل رہے ہیں، پھر کیوں خوف کرنے اور بھاگنے لگے، یہ سب غلط ہے، اصل وجہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فَاَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ یعنی ان کے گناہوں کے سبب سے، ہم نے ان کو ہلاک کردیا، اللہ کی نافرمانی اور شامت اعمال سے یہ امراض آتے ہیں۔

دروازے پر کیا تعویذ لٹکاتے ہو گناہوں سے توبہ کرو اور دل کے دروازے پر اَعُوْذُ کا تعویذ لگاؤ، تب تمام آفات ارضی وسماوی سے محفوظ رہو گے، اصل تعویذ توبہ ہے اس کے ساتھ ذیل کا طریقہ بھی استعمال کیا جائے تو بہتر ہوگا۔ ہر نماز کے بعد سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ ناس، تین تین مرتبہ پڑھنا تمام آفات وبلیات سے حفاظت کیلئے مجرب ہے۔

سید الاستغفار

احادیث میں آیا ہے جو شخص اس استغفار کو ایک مرتبہ دن میں یا رات میں کامل یقین سے پڑھ لے اگر وہ اس دن وفات پا جائے تو وہ ضرور جنتی ہوگا، وہ استغفار یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَاسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

الٰہی تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور میں تیرے عہد و پیمان اور تیرے وعدے پر اپنی استطاعت کے بقدر قائم

ہوں میں تجھ سے اپنے کیئے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں تیری نعمتیں مجھ پر ہیں ان کا میں تیرے سامنے اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہ بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

استغفار کی آسان ترین دعا...... ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ''

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا جب کوئی بندہ گناہ کے بعد اللہ سے مغفرت اور معافی طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ بندہ مجھے بخشنے والا اور عذاب کرنے والا سمجھتا ہے، اچھا میں نے اس کا گناہ معاف کر دیا، اس کے بعد بندہ پھر گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور پھر کہتا ہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ پھر رب العلمین ارشاد فرماتا ہے وہ مجھے بخشش اور گرفت کا مالک سمجھتا ہے۔ اچھا میں نے اسے بخش دیا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہتا ہے، جب بھی گناہ ہو جاتا اور بندہ مغفرت طلب کرتا ہے حق تعالیٰ اس کو معاف فرما دیتے ہیں (صحیحین)

جن، آسیب اور جادو کے اثرات کا دفعیہ

حسب ذیل آیات اور سورتیں پڑھ کر دم کریں اور پانی پر دم کر کے پلائیں اور مطلوب حاصل ہونے تک پڑھتے رہیں تو انشاء اللہ ان اثرات سے چھٹکارامل جائے گا۔

(۱) سورۃ فاتحہ (۲) سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات مُفْلِحُوْنَ تک (۳) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (سورہ بقرہ) (۴) آیۃ الکرسی (سورہ بقرہ) (۵) سورہ بقرہ کا آخری رکوع لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ آخر تک (۶) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (ال عمران) (۷) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (اعراف) (۸) فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ (سورہ مومنون) (۹) سورہ صافات کی ابتدائی آیتیں طِيْنٍ لَّازِبٍ تک (۱۰) سورہ حشر کی آخری آیات هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تک (۱۱) سورہ جن کی ابتدائی آیات

عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا تک (۱۲) سورہ اخلاص (۱۳) سورہ فلق (۱۴) سورہ ناس۔

وسوسوں کا علاج

وسوسے ڈالنے والے شیطان کا نام خنزب ہے اس کو تعوذ پڑھ کر تین مرتبہ تھتکار دیں۔

خاص طور پر یہ چار دعائیں پڑھتے رہیں، یہ وسوسوں کا خصوصی علاج ہیں۔

(۱) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

(۲) اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

(۳) اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

(۴) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ فِتْنَتِهٖ

(۱) میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے (۲) میں تو ایمان لے آیا اللہ اور اس کے رسولوں پر (۳) اللہ ایک ہے، بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے (۴) پناہ لیتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے اور اس کے فتنوں سے

نیند میں ڈر جائے یا نیند اچٹ جائے تو: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نیند سے گھبرا کر اٹھنے والے سمجھدار بچوں کو ایک دعا یاد کرایا کرتے اور ناسمجھ بچوں کے گلے میں تعویذ لکھ کر ڈال دیا کرتے تھے، وہ یہ دعا ہے۔

(۱) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ.

(۲) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ اللَّتِىْ لَايُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّ وَّلَافَاجِر مِنْ شَرِّ مَايُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَايَعْرُجُ مِنهَا وَمِنْ شَرِّ مَاذَرَأَ فِى الْاَرْضِ وَمَايَخْرُجُ مِنهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنَ اللَّيْلِ وَفِتَنَ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّاطَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمٰنُ.

ترجمہ: (۱) میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے غضب سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ شیاطین میرے پاس آئیں۔

(۲) میں اللہ کے ان کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک بچ سکتا ہے نہ بد۔ پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے اور جو زمین سے پھوٹ کر نکلتی

ہے اور رات دن کے فتنوں کے شر سے اور رات دن کے ناگہانی واقعات سے اور حادثوں کے شر سے بجز اس اچھے واقعہ کے جو خیر کو لائے کہ وہ تو سراسر رحمت ہے، اے رحمٰن۔

جنات اور شیاطین کا خوف ہو تو یہ پڑھیں

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ النَّافِعِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَايُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَّمِنْ شَرِّمَايُنَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَايَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَاذَرَأَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَايَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّفِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارَ وَمِنْ شَرِّكُلَّ طَارِقٍ الْاَطَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمٰنُ.

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی جو بڑا ہی کرم کرنے والا نفع پہنچانے والا ہے اور اللہ کے ان تمام کلمات کی جن سے کوئی نیک و بد باہر نہیں ہے، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی، پھیلائی اور بے مثال بنائی اور ہر اس مخلوق کے شر سے جو اللہ نے زمین میں پھیلائی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات اور دن کے فتنوں اور بلاؤں کے شر سے اور ہر رات کو پیش آنے والے حادثہ کے شر سے بجز اس پیش آنے والے واقعہ کے جو خیر و برکت لاتا ہے، اے بہت رحم کرنے والے مجھ پر رحم فرما۔

ایک جامع دعا

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ حضور پرنورؐ نے بہت زیادہ دعائیں مانگیں لیکن ہم چند لوگوں کو ان میں سے کچھ بھی یاد نہ رہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بہت سی دعائیں مانگیں لیکن ہمیں یاد نہ رہیں، آپ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی دعا نہ بتادوں جو ان سب دعاؤں کی جامع ہو، یوں کہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَاسَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَاسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (جواہر البخاری)

یعنی اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس تمام خیر کا جس کا سوال کیا آپ کے نبی محمدؐ نے اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس تمام شر سے جس سے پناہ چاہی آپ کے نبی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

بہ روایت ابوسعید خدریؓ ایک شخص کا حال لکھا ہے کہ ایک شخص نے اللہ کے رسول سے اس بات کی شکایت کی کہ وہ غموں، پریشانیوں سے گھرا ہوا ہے، تو آنحضرتؐ نے کہا کیا میں تجھے ایسی دعا نہ بتاؤں جس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تیرے غموں اور قرضوں کو دور کر دے گا، بس صبح وشام یوں دعا مانگو۔

غموں سے دوری، قرضوں کی ادائی کیلئے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ.

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے اور پناہ چاہتا ہوں عبادت پر قدرت نہ رہنے والی عاجزی ولاچاری سے اور پناہ چاہتا ہوں استطاعت کے باوجود عبادت میں سستی اور کسلمندی سے اور پناہ چاہتا ہوں بخیلی اور بزدلی سے اور پناہ چاہتا ہوں قرضوں کی کثرت سے اور لوگوں کے قہر وغلبہ سے۔ اس عمل کے کرنے سے اللہ نے اس شخص کا غم بھی دور کر دیا اور قرض کی ادائیگی کی شکلیں بھی پیدا فرما دیں (مشکوۃ مرقاۃ)

حاجات وضروریات کے تکفل وتکمیل کی آسان تدبیر

جس شخص نے ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ، ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٍ ہر نماز کے بعد پڑھا تو اس کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کی مانند بے شمار کیوں نہ ہوں، اور ایک روایت میں ہے کہ یہ چند کلمات ہر نماز کے بعد پڑھنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ (حصن حصین)

حصولِ رحمت ومغفرت کا آسان طریقہ

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ جب (۱) سورہ فاتحہ (۲) آیت شَھِدَاللّٰہُ (۳) قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ سے بِغَیْرِ حِسَابٍ تک نازل ہوئی تو عرش سے معلق ہو کر فریاد کی کیا آپ ہم کو ایسی قوم پر نازل فرما رہے ہیں جو گناہوں کا ارتکاب کریں گی تو حق تعالیٰ

نے ارشاد فرمایا قسم ہے میری عزت وجلال کی اور ارتفاع مکان کی کہ جو لوگ ہر فرض نماز کے بعد تمہاری تلاوت کریں گے، ہم ان کی مغفرت فرمائیں گے اور جنت الفردوس میں جگہ دیں گے اور ہر روز ستر مرتبہ نظر رحمت سے دیکھیں گے اور اس کی ستر حاجتیں پوری کریں گے، جس کا ادنی درجہ مغفرت ہے۔ (دیلمی)

حفاظت وشہادت

ایک مختصر عمل: مشکوۃ شریف میں بروایت معقل بن یسارؓ آقائے دو جہاں کا ارشاد منقول ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے پھر سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو شام تک اس کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر اس دن اسے موت آ گئی تو شہید مرے گا اور جو شام کو پڑھ لے تو بھی ستر ہزار فرشتے اس کے لئے صبح تک استغفار کرتے رہیں گے اور اگر اس رات مر گیا تو شہید مرے گا۔

صبح اور شام تین تین مرتبہ تعوذ اور سورہ حشر کی آخری تین آیتیں (هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ سے آخر تک) پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر مصیبت سے محفوظ رکھیں گے۔

دنیوی اور اُخروی ہر غم سے نجات

روح المعانی میں حضرت ابوالدرداؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح وشام سات مرتبہ یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دنیا وآخرت کے ہر غم کیلئے کافی ہو جائیں گے، وہ دعا یہ ہے۔ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

۷۰ سے زیادہ فائدوں والا وظیفہ

مشکوۃ کی شرح مرقاۃ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت منقول ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھا کرو (۱) یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے (۲) ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے ادنیٰ غم ہے۔

مشہور تابعی حضرت مکحول شامیؒ نے روایت کیا ہے کہ وہ شخص ان کلمات کو پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس سے ستر تکلیفوں کو دور کر دیں گے جس میں سب سے کم فقیری ومحتاجی ہے، وہ الفاظ یہ

ہیں۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ لَامَنْجَامِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ ۔ یعنی نہیں ہے طاقت گناہوں سے بچنے کی لیکن اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے قوت اللہ کی اطاعت کی مگر اللہ کی مدد سے اور کوئی جائے پناہ نہیں ہے اللہ کے غضب اور عذاب سے سوائے اس کی مرضی و رحمت کی طرف رجوع کرنے کے۔ (مرقاۃ)

کسی بھی مصیبت میں گرفتار اور رنج وغم کا شکار ہو تو

اللھم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک. عدل فی قضائک. اسئلک بکل اسم ھو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استاثرت بہ فی علم الغیب عندک ان تجعل القراٰن العظیم ربیع قلبی و نور بصری وجلاء حزنی و ذھاب ھمی.

الٰہی میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے ہی بندے اور تیری ہی بندی کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا ہر حکم میرے حق میں نافذ ہے اور تیرا ہی فیصلہ میرے حق میں عین انصاف ہے اور میں تیرے ہر اس نام کے وسیلہ سے جو تیرا معروف ہے تو نے خود اس کو اپنا نام رکھا یا اس کو اپنی کتاب میں نازل فرمایا یا اپنی مخلوق میں کسی کو بتلایا تو نے اس کو علم غیب کے خزانے میں اپنے ہی پاس محفوظ رکھا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار، نگاہ کا نور، اور میرے غم کے ازالے اور پریشانی کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔

یہ دعا روزانہ پڑھتا رہے، انشاء اللہ مصیبت دور ہوگی، غم کا ازالہ ہوگا، تکالیف راحت میں بدل جائیں گی۔

آپسی الفت، ظاہری و باطنی احوال و معاملات کی درستگی

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَاظَھَرَ مِنْھَا وَمَابَطَنَ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ. وَاجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ لِنِعْمَتِکَ مُثْنِیْنَ بِھَا قَابِلِیْھَا وَاَتِمَّھَا عَلَیْنَا.

اے اللہ تو ہمارے دلوں میں باہمی الفت پیدا کردے اور ہمارے باہمی معاملات وتعلقات درست کردے اور ہم کو سلامتی کے راستوں کی ہدایت فرما اور ہم کو کفر وگمراہی کی تاریکیوں سے ایمان کی روشنی کی جانب نجات دے اور ہم کو ظاہری و باطنی بدکاریوں سے دور رکھ اور ہمارے کانوں کو ہماری آنکھوں کو اور ہمارے دلوں کو اور ہمارے بیوی بچوں کو ہمارے حق میں باعث برکت بنادے اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بیشک تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گذار اور ان کا ثنا خواں اور اہل بنادے اور ان نعمتوں کو ہم پر پورا فرمادے۔

قرض میں گرفتار شخص کیا دعا مانگے

(۱) اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

(۲) اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ الدَّعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَھَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِہٖ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَۃَ مِنْ سِوَاکَ.

(۱) اے اللہ تو مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام سے بچادے اور اپنے فضل وکرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔

(۲) اے فکروں کو دور کرنے والے! غم کو دفع کرنے والے، مجبور لوگوں کی دعا کو قبول کرنے والے، دنیا وآخرت کے سب سے بڑے مہربان! تو ہی مجھ پر رحم کیا کرتا ہے، پس تو ہی اس وقت اپنی اس خاص رحمت سے مجھ پر رحم فرما جس سے تو مجھے اپنے ماسوا کی رحمت سے بے نیاز کردے۔ اگر باوجود دعا اور ابتہال الی اللہ کے ناکامی ہو تو مایوس نہ ہونا، حق کی رحمت سے ناامیدی مومن کا شیوہ نہیں۔ مجاہدین کو جن کے پیروں تلے بلند سے بلند چوٹیاں آجاتی ہیں، انہیں آزمایا جاتا ہے، اسی وقت ایمانِ محکم کی ضرورت ہوتی ہے، پاکیزہ دل اور ادب ومحبت کی ضرورت ہوتی ہے، جب تمہیں یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ تم ہار چکے وہی وقت تمہاری جیت کا ہوتا ہے، جب تم پر اضطراری حالت طاری ہوتی ہے اور تم اپنے افتخار الی اللہ کو کامل محسوس کرنے لگتے ہو تو اسی وقت قبولیت کا دروازہ کھل جاتا ہے اور اس وعدے کے مطابق۔ کون ہے وہ جو ایک بے قرار دل کی پکار سنتا ہے جبکہ وہ اس کو پکارتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کردیتا ہے۔ تمہاری مصیبت دور کردی جاتی ہے اور غم کا بوجھ اٹھالیا جاتا ہے اور بحضور قلب اس اہم ترین دعا میں مشغول اور حق کی طرف متوجہ ہوجانا چاہئے، جس سے

ہر تنگی سے نجات مل جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ انی ادعوک دعاء الذلیل الفقیر ادعوک دعاء من قد اشتدت فاقته وقلت حیلته وضعف عمله من الخطیئة والبلاء دعاء مکروب ان لم تدرکه هلک و ان لم تنقذه فلاحیلة له فلاتحط یا سیدی ومولائی مکرک ولاتثبت علی غضبک ولا تضطرنی الی الیاس والقنوط من رحمتک وطول الصبر علی الاذیٰ اللهم لا طاقة لی ببلائک ولا غناء بی عن رحمتک انی اتوجه الیک بنبیک وحبیبک صلوتک علیه انقطع الرجاء الا منک یا الله یا الله یا الله۔

ترجمہ: اے اللہ میں ایک بیمار و ذلیل وفقیر کی طرح تجھے پکارتا ہوں، اس شخص کی طرح پکارتا ہوں جس کی غریبی سخت ہوگئی ہو جس کیلئے کوئی تدبیر وحیلہ نہ رہا ہو، جسکا عمل کمزور ہوگیا ہو جو گناہ و بلا کا نتیجہ ہے، اس دردمند کی طرح پکارتا ہوں جس کو اگر تو نے نہ سنبھالا تو وہ ہلاک ہوجائے گا اور اگر تو نہ بچائے تو پھر کوئی تدبیر کوئی حیلہ نہیں پس اے میرے آقا میرے سردار مجھے اپنے مکر میں مبتلاء نہ کر اور مجھ پر اپنے غضب کا نشانہ نہ بنا اپنی رحمت سے مجھے مایوس اور نا امید نہ کر اور نہ اذیت پر طویل صبر کی آزمائش میں ڈال، اے اللہ تیری آزمائش کی مجھ میں طاقت نہیں اور نہ تیری رحمت سے مجھے بے نیازی ہوسکتی ہے، میں تیری طرف سے تیرے نبی ﷺ اور حبیب کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں جن پر تیرا اسلام اور تیری رحمت نازل ہو، تیرے سوا ہر ایک سے میری امید کٹ گئی اے اللہ اے اللہ اے اللہ۔

اللهم انک تسمع کلامی و تریٰ مکانی و تعلم سری وعلانیتی لایخفیٰ علیک شئی من امری و انا البائس الفقیر المستغیث المستجیر الوجل المشفق المقر المعترف بذنبی اسئلک مسئلة المسکین وابتهل الیک ابتهال المذنب الذلیل وادعوک دعاء الخائف الضریر و دعاء من خضعت لک رقبته وفاضت لک عبرته و ذل لک جسمه و رغم لک انفه اللهم لا تجعلنی بدعائک شقیا وکن لی رؤفاً رحیما یا خیر المسؤلین ویاخیر المعطین یا ارحم الراحمین۔

یعنی اے اللہ تو میری بات سنتا ہے اور میری جگہ دیکھ رہا ہے اور میرے پوشیدہ وظاہر کو

جانتا ہے اور میری کوئی بات تجھ سے چھپی نہیں ہے اور میں سختی میں مبتلا ہوں، محتاج ہوں، فریاد اور پناہ کا طلبگار ہوں، ڈر رہا ہوں، لرز رہا ہوں، اپنے گناہوں کا پورا پورا اقرار کرتا ہوں، تجھ سے مانگتا ہوں مسکین کی طرح اور تجھ کو پکارتا ہوں، جیسا کہ ایک مصیبت زدہ ڈرنے والا پکارتا ہے اور اس کی طرح پکارتا ہوں جس کا سارا جسم تیرے سامنے ذلیل کھڑا ہوا اور اس کی ناک خاک آلودہ ہوا ے اللہ تو مجھے اس مانگنے میں محروم نہ فرما اور میرے لئے بڑا مہربان اور رحیم ہو جا، اے ان سب سے بہتر جن سے سوال کیا جاتا ہے اور ان سب سے بڑھ کر جود دینے والا ہے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے، اس طرح کی دعائیں مانگتا رہے، انشاء اللہ۔

اللہ رب العزت دعاؤں کو قبول فرمائیں گے یا بلائیں ٹلیں گی یا صبر کا حوصلہ دیں گے اور آخرت میں تو یقینی ہے کہ بے حساب اجر اور بدل عطا فرمائیں گے، جہاں اللہ بھی اپنے بندوں سے راضی اور بندے بھی اپنے پروردگار سے راضی ہو جائیں گے۔

دعا بوقت عیادت مریض

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ بیمار کی عیادت کے وقت یہ دعا پڑھے۔ **اللھم اشفه اللھم عافه** ، حضورؐ حضرت سلمانؓ بیمار ہونے پر اس طرح دعا کرتے۔ **یا سلمان شفی اللہ سقمک وغفرلک ذنبک وعافاک فی دینک و جسمک الی مدۃ اجلک** (رواہ حاکم)

حضور اکرمؐ نے بوقت عیادت مریض یہ دعا بھی تلقین کی

اسئل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

حضرت ابو ہریرہؓ بیمار تھے اس وقت حضور اکرمؐ نے فرمایا جبرئیل نے میرے لئے جو دعا پڑھی تھی وہ یہ ہے پھر آپ نے تین مرتبہ یہ دعا پڑھی۔ **بسم اللہ ارقیک و اللہ یشفک من کل داء فیک ومن شر النفثت فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد** (حاکم ابن ماجہ)

خصوصی شعور اور دعا

آخر میں ہم پھر ایک بار اس حقیقت کی وضاحت مناسب جانتے ہیں کہ خدا سے مدد مانگنے کا ایک اہم طریقہ صبر ہے دنیا کے رنج وغم کو ظاہر کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے۔ **اف الدنیا وایامها همومها لاتنقضی ساعة فانها للحزن مخلوقة عن ملک فیها اوسوقه.**

افسوس ہے کہ دنیا اور اس کے شب و روز رنج وغم ہی کے لئے بنائے گئے ہیں اس کے غم تھوڑی دیر کے لئے بھی ختم نہیں ہوتے، یہ بادشاہوں کو بھی اپنے نرغے میں لئے ہوئے ہیں اور عام آدمیوں کو بھی، مصائب پر صبر کریں تو غم دور ہوتا ہے، قرآنی حکم کی تعمیل ہوتی ہے ارشاد رسول کی تکمیل ہوتی ہے اسکو اللہ کی طرف سے سمجھا جائے تو اس کا آسان ہونا یقینی ہے۔

(۱) اگر کسی تاریک کمرے میں آپ کو مار لگے آپ تڑپ اٹھے، غصہ اور انتقام کیلئے سزا دینے والے کو پکڑ لیا انتقام لینا ہی چاہتے تھے کہ معاً روشنی آئی آپ نے دیکھا کہ مارنے والا آپ کا سرپرست ہے محسن ہے عزیز از جان محبوب ہے، اب آپ کا کیا حال ہوگا، تکلیف بھول جائیں گے سرور و مسرت کا حال طاری ہو جائے گا اسی طرح مصیبت کو رحیم و کریم آقا کی طرف سے سمجھنے والا تکلیف کے عالم میں بھی مطمئن رہتا ہے۔

(۲) مشفق باپ اپنے بیٹے کو اپنی اولاد کو ضرورتاً ڈاکٹر کے پاس لے جا کر آپریشن کرواتا ہے تو باوجود طبعی دکھ کے صبر کرنا آسان ہے کہ اس دکھ میں سکھ پنہاں ہے، اسی زحمت میں رحمت پوشیدہ ہے۔

(۳) ماں اپنے بچے کو غلیظ دیکھنا نہیں چاہتی، صابن اور گرم پانی سے نہلاتی ہے اس کے جسم کو رگڑتی اور مسلتی ہے، بچے کو تکلیف ہوتی ہے، چیختا، چلاتا ہے اس لئے کہ اسے اپنی ماں کی بے انتہا شفقتوں کا علم نہیں، جب شعور آتا ہے تو ماں کے سلوک کو عین مہربانی جان کر دل و جان سے اس کا شکر گزار ہو جاتا ہے۔

اسی طرح پروردگر عالم اپنے صالح بندوں کی تطہیر عن الذنوب، کفارہ سیئات اور خاص بندوں کو رفع درجات سے نوازنے اور سرفرز کرنے کیلئے آزمائشوں میں ڈالتے ہیں۔

(۴) جب کسی آدمی کو کسی عمل پر اچھے بدل کی توقع ہوتی ہے تو مصائب کا سہنا آسان ہو جاتا ہے جیسے چھوٹی بچیاں یا عورتیں کان میں سوراخ ڈلواتی ہیں اور اس پر اس لئے راضی ہو جاتی ہیں کہ انہیں بہترین بدل زیور کی شکل میں ملنے والا ہے۔ صابر بندے کے ساتھ خود اللہ کی ذات ہے یہ یقین آتے ہی جزع فزع بے معنی اور گلے شکوے ختم ہو جاتے ہیں، صبر سے راحت ملتی ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو احکام قرآنی پر عمل اور صبر کی توفیق عطا فرمائے اور نفسانی شرور و آفات سے پوری حفاظت فرمائے۔ سعادت دارین اور عافیت دارین نصیب فرمائے ہم سب کی دعاؤں کو قبول فرمائے اور حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔

مضمون کا دوسرا سنگین اور نازک پہلو

یہاں تک تو ہم نے خاص طور پر مسلمانوں پر آنے والی مصیبتوں اور آزمائشوں اور حکمتوں اور دعاؤں کا قدرے تذکرہ کیا اور علاج کے کچھ خاص پہلو پیش کئے یہ اہل ایمان و اسلام کیلئے فکر وعمل کا ایک خصوصی حصہ تھا، جس کی اور بہت سی تفصیلات ہوسکتی ہیں لیکن اختصار سے کام لے کر یہیں پر بس کرتے ہیں، البتہ ایک دوسرے پہلو اور عالمی اعتبار سے عام انسانوں اور ان کی دنیوی مصیبتوں کے اسباب اور ان کے حل کے بارے میں چند امور پیش خدمت ہیں۔

یوں تو انسانوں پر بہت سی مصیبتیں آتی ہیں مگر خصوصیت سے آج دنیا تین مصیبتوں میں مبتلا ہے۔ (۱) جابروں اور ظالموں کا تسلط (۲) قحط و گرانی (۳) نئی نئی بیماریاں۔

پہلی مصیبت:

ساری دنیا اس کوشش میں ہے کہ یہ مصیبتیں دور ہو جائیں، جابروں اور ظالموں کے پنجوں سے چھٹکارا نصیب ہو، ظلم وزیادتی، ناانصافی اور بے مروتی دور ہو جائے اور دنیا میں امن و چین اور عدل و انصاف کی ہوائیں چلیں، اس کے حصول کیلئے پارٹی بندیاں ہو رہی ہیں، نئے نئے گروہ بنائے جارہے ہیں، نئے نئے قانون وضع کئے جارہے ہیں، قانون میں نئی نئی دفعات کا اضافہ کیا جارہا ہے، مفکر اور سیاس دماغ لڑائے جارہے ہیں، انسداد رشوت کے محکمہ قائم کئے جارہے ہیں ان سب کے باوجود ظلم وزیادتی میں کوئی کمی کی صورت نظر نہیں آتی۔ آیئے روایات کی روشنی میں غور کریں اور حقیقی اسباب کا پتہ لگائیں۔

روایت ابن عباسؓ:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جس قوم میں خیانت کا غلبہ ہوگا اس قوم کے دلوں میں دشمنوں کا خوف ڈالا جائے گا اور جس قوم میں زنا کی کثرت ہوگی اس قوم میں اموات کی کثرت ہوگی، جو جماعت ناپ تول میں کمی کرے گی اس کی روزی میں کمی ہوگی اور جو جماعت حق کے خلاف فیصلے کرے گی اس میں قتل کی کثرت ہوگی اور جو لوگ بدعہدی میں مبتلا ہوں گے ان پر اللہ جل شانہ دشمن کو مسلط کردیں گے۔

دوسری مصیبت:

دوسری مصیبت قحط وگرانی اور معاشی پریشانی کی ہے، اشیاء خوردونوش کی قیمتیں بڑھتی چلی جارہی ہیں، ادنی اور اعلیٰ سب اسی قحط وگرانی کا شکار ہیں، عجیب معمہ ہے، حکومتیں زرعی منصوبے بنارہی ہیں، غلہ زیادہ اگاؤ مہم چلائی جارہی ہے، غریب کاشتکاروں میں زمین کی تقسیم عمل میں لائی جارہی ہے، قرضوں کی تقسیم عمل میں لائی جارہی ہے، بڑے بڑے پراجکٹ تعمیر کئے جارہے ہیں، آبپاشی کی نئی نئی اسکیمیں رائج ہورہی ہیں، کنوؤں کی کندیدگی کے محکمے کام میں لگے ہوئے ہیں، کھاد کی سائنٹفک تیاری عوام کو سکھائی جارہی ہے، لیکن گرانی بدستور بڑھتی جارہی ہے۔ فاقہ کشی اور خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہورہا ہے، اس مصیبت سے چھٹکارے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ آیئے روایات کی روشنی میں دیکھیں پتہ چلے گا کہ عالم میں پیش آنے والے حالات اور آفات ارضی وسماوی کی اصل علّتیں کیا ہیں اور کس گناہ سے کیسا عذاب آتا ہے۔

ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے، اس امت میں ایک جماعت رات کو کھانے پینے اور لہو ولعب میں مشغول ہوگی اور صبح کو بندروں وسوروں کی صورت میں تبدیل ہوجائے گی اور بعض لوگوں کو زمین میں دھنس جانے کا عذاب ہوگا لوگ کہیں گے آج رات فلاں فلاں خاندان دھنس گیا اور فلاں فلاں گھر دھنس گئے اور بعض لوگوں پر آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے، جیسے کہ قوم لوط پر برسائے گئے اور بعض لوگ آندھی سے تباہ ہوں گے اور یہ تباہیاں شراب پینے، ریشمی لباس پہننے، گانے والیاں رکھنے، سود کھانے اور قطع رحمی کرنے کی وجہ سے ہوگا۔ (درمنثور)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب میری امت پندرہ کام کرنے لگے گی تو اس پر بلائیں نازل ہونے لگیں گی۔

(۱) غنیمت کا مال ذاتی دولت بن جائے (۲) امانت ایسی ہوجائے جیسے غنیمت کا مال (۳) زکوۃ کا ادا کرنا تاوان سمجھا جائے (۴) بیوی کی فرمانبرداری کی جانے لگے۔ (۵) اور ماں کی نافرمانی کی جائے۔ (۶) دوستوں سے نیکی کا برتاؤ کیا جائے۔ (۷) اور باپ کے ساتھ ظلم کا برتاؤ کیا جائے۔ (۸) مسجدوں میں شور وشغب ہونے لگے۔ (۹) رذیل لوگ قوم کے ذمہ دار سمجھے جانے لگیں گے (۱۰) آدمی کا اکرام اس وجہ سے کیا جائے کہ اس کے شر سے محفوظ رہیں یعنی وہ

اکرام کے قابل نہیں مگر اس وجہ سے اس کا اعزاز کیا جائے کہ وہ مصیبت کا ذریعہ نہ بن جائے (۱۱) شراب علی الاعلان پی جانے لگے (۱۲) مرد ریشمی لباس پہننے لگیں (۱۳) گانے والیاں مہیا کی جانے لگیں (۱۴) گانے باجوں کا عام طور پر استعمال کیا جانے لگے (۱۵) امت کے پہلے لوگوں (صحابہ، تابعین، ائمہ، مجتہدین وغیرہ) کو برا کہا جانے لگے تو امت کے لوگ اس وقت سرخ آندھیوں، زلزلوں میں دھنس جانے، صورتوں کے مسخ ہو جانے اور آسمانوں سے پتھر برسنے کا انتظار کریں۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: جو جماعت ناپ تول میں کمی کرے گی وہ قحط، مشقت اور بادشاہ کے ظلم میں مبتلا ہوگی اور جو لوگ زکوۃ روک لیں گے ان سے بارش بھی روک لی جائے گی اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑیں گے وہ دشمنوں میں گھر جائیں گے (الاعتدال فی مراتب الرجال)۔

تیسری مصیبت:

نئی نئی بیماریوں کا شیوع ہے، ڈاکٹروں میں پریشانی کی لہر دوڑی ہوئی ہے، بیماریوں کی کثرت اور تنوع سے زندہ رہنے والوں کو گھن آرہی ہے، دواخانوں پر دواخانے کھل رہے ہیں، بیماریوں پر بیماریاں بڑھ رہی ہیں، تحقیق و ریسرچ پر لاکھوں، کروڑوں کے وارے نیارے ہو رہے ہیں، اور بیماریوں کا تسلط جوں کا توں نظر آتا ہے، ان مصیبتوں کا حل انسان کے بس کا روگ نہیں ہے، یہاں دنیا کے عقل مندوں سے ایک سوال کرنے کو جی چاہتا ہے کہ کیا انسان اپنی زندگی کا خود خالق ہے؟ کیا زندگی انسان کے اختیار میں ہے، کیا جب چاہے موجود کرے اور جب چاہے معدوم کرے؟ جب ایسا نہیں تو پھر انسان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی عقل نارسا کا اعتراف کرے اور خالق زندگی سے مسائل زندگی کا حل دریافت کرے اور اس کی ہدایت پر عمل کرے، اب آیئے خالق زندگی کی طرف پلٹیں اور دریافت کریں کہ مصائب کی علتیں اور ان کو دور کرنے کی تدابیر اور ان کا حل کیا ہے، خالق کائنات کی طرف سے ان ہی مشکلات کا حل بتلانے روز اول ہی سے کچھ بندوں کا انتخاب ہوتا رہا ہے، دیکھئے خالق کائنات کے آخری رسول ﷺ کے مبارک اور فیصلہ کن اقوال ہمیں ان مشکلات کا قطعی حل بتا رہے ہیں۔

حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے ارشاد رسولؐ ملتا ہے کہ جس قوم میں زنا اور اس جیسے جرائم کی کثرت ہوگی اس میں طاعون اور ایسی نئی نئی بیماریاں ہوں گی جو پہلے کبھی نہ سنی گئی ہوں۔ اور ارشاد فرمایا جب تم معقول باتوں (امر بالمعروف) کا حکم دینا چھوڑ دو گے اور نا معقول باتوں

سے منع کرنا (نَھِیٌ عَنِ الْمُنکَر) چھوڑ دو گے تو تم پر ظالم اور جابر انسانوں کو مسلط کر دیا جائے گا اور جب انسان ناپ تول میں زیادتی کرنے لگتے ہیں تو ان پر قحط اور گرانی مسلط ہو جاتی ہے، اور جب انسانوں میں برے اور بے حیائی کے کام علانیہ ہونے لگیں تو ان میں نئی نئی بیماریاں پھیل جائیں گی۔ اب ہمارے سامنے اسباب مصیبت علتہائے امراض اور وجوہ عذاب واضح کر دئے گئے ہیں، اب اصل کام اپنی زندگی، اپنی آبادی اپنے ملک بلکہ ساری دنیا سے ان اسباب کا دور کرنا ہے۔

اگر اس کی خصوصی جدوجہد کی جائے گی تو مختصر سی مدت میں قحط وگرانی کے بادل چھٹ جائیں گے، عدل وانصاف کی ہوائیں چلنے لگیں گی، صحت وعافیت کی فضائیں میسر آئیں گی اور دنیا ایک نئی کروٹ لے گی، کوئی ہے جو اس علاج کو برتے اور دنیا کو ان مصیبتوں اور عذابوں سے چھٹکارا دلائے اور اگر یہ یقینی علاج استعمال نہ کیا گیا تو یقین مانئے کہ حالات کا سدھار ممکن نہیں جو بھی ہوگا عارضی ہوگا اور یہ دور مصیبت تھوڑے وقفے سے انسانوں پر مسلسل آتا رہے گا اور انسانیت سر پیٹتی رہے گی۔

ملنے کے پتے

(۱) حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب قاسمی دامت برکاتہم

صاحبزادہ وجانشین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خطیب مسجد عالمگیری، شانتی نگر، آئی ٹی آئی، ملے پلی، حیدرآباد

مکان: 19-4-281/1/A39/1، نواب صاحب کنٹہ، نزد صالحین کالونی،

پوسٹ فلک نما، جہاں نما روڈ، حیدرآباد۔ ۵۳-فون: 24474780

(۲) حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

مکان: 13-5-610/43، محلہ مپہ چبوترہ، حیدرآباد۔اے پی

فون: 23590786

(۳) مؤذن سید اقبال صاحب — مسجد عالمگیری شانتی نگر، حیدرآباد

(۴) ہندوستان پیپر امپوریم — مچھلی کمان، حیدرآباد

(۵) حسامی بک ڈپو — مچھلی کمان، حیدرآباد

(۶) فضل بک ڈپو — جامع مسجد ملے پلی، حیدرآباد

(۷) ہمالیہ بک ڈپو — درگاہ یوسفین روڈ، نامپلی، حیدرآباد

(۸) مکتبہ سبیل الفلاح — نزد مسجد اکبری، اکبر باغ، حیدرآباد۔۳۶